قال اللہ تعالیٰ

إِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ آپ اپنی حالت نہ بدلے

مسدّس حالی

مسمّیٰ بہ

مدّ و جزرِ اسلام

جسکو خاکسار الطاف حسین انصاری پانی پتی مقیم دہلی متخلص بہ حالی نے
مسلمانون کی ترقی اور تنزل کے بیان مین لکھا

سنہ ۱۲۹۶ھ

مطبع مجتبائی دہلی مین باہتمام محمد ممتاز علی مالک مطبع کے
منطبع ہوا

قال اللہ تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ آپ اپنی حالت نہ بدلے

مسدّس حالی

مسمّٰی بہ

مدّ و جزرِ اسلام

جسکو خاکسار الطاف حسین انصاری پانی پتی مقیم دہلی متخلص بہ حالی نے
مسلمانون کی ترقی اور تنزل کے بیان مین لکھا

سنہ ۱۲۹۶ھ

مطبع مجتبائی دہلی مین باہتمام محمد ممتاز علی مالک مطبع کے
منطبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا و مصلیًا

بلبل کی چمن مین ہمزبانی چھوڑی
بزم شعرا مین شعرخوانی چھوڑی

جب سے دلِ زندہ تو نے ہمکو چھوڑا
ہمنے بھی تیری رام کہانی چھوڑی

بچپن کا زمانہ جو کہ حقیقت مین دنیا کی بادشاہت کا زمانہ ہے ایک ایسی دلچسپ اور پر فضا میدان مین گذرا جو کلفت کے گرد و غبار سے بالکل پاک تھا ۔ نہ وہان ریت کے ٹیلے تھے ۔ نہ خار دار جھاڑیان تھین ۔ نہ آندھیون کے طوفان تھے ۔ نہ باد سموم کی لپٹ تھی ❀ جب اس میدان سے کھیلتے کودتے آگے بڑھے تو ایک اور صحرا اس سے بھی زیادہ دلفریب ۔ نظر آیا جسکے دیکھتے ہی ہزارون ولولے اور لاکھون امنگین خود بخود دل مین پیدا ہوگئین ۔ مگر یہ صحرا جسقدر نشاط انگیز تھا اوسیقدر وحشت خیز تھا ۔ اسکی سرسبز جھاڑیون مین ہولناک درندے چھپے ہوئے تھے ۔ اور اسکے خوشنما پودون پر سانپ اور بچھو لپٹے ہوئے تھے ۔ جو ہین اسکی حد مین قدم رکھا ہر گوشہ سے شیر پلنگ

اور مار و کژدم نکل آئے ❀ باغ جوانی کی بہار اگرچہ قابل دید تھی مگر دنیا کے مکروہات سے دم لینے کی فرصت نہ ملی ۔ نہ خود آرائی کا خیال آیا ۔ نہ عشق و جوانی کی ہوا لگی ۔ نہ وصل کی لذت اوٹھائی ۔ نہ فراق کا مزا چکھا ❀

نہان تہا دام سخت قریب آشیان کے		اوڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

البتہ شاعری کی بدولت چند روز جہوٹا عاشق بننا پڑا ۔ ایک خیالی معشوق کی چاہ مین برسون دشتِ جنون کی وہ خاک اوڑائی کہ قیس و فرہاد کو گرد کر دیا کبہی نالۂ نیم شبی سے رُبعِ مسکون کو ہلا ڈالا ۔ کبہی چشم دریا بار سے تمام عالم کو ڈبو دیا ۔ آہ و فغان کے شور سے کرّوبیون کے کان بہرے ہوگئے شکایتون کی بوچہاڑ سے زمانہ چیخ اوٹہا ۔ طعنون کی بہرمار سے آسمان چہلنی ہوگیا ۔ جب رشک کا تلاطم ہوا تو ساری خدائی کو رقیب سمجہا یہانتک کہ آپ اپنے سے بدگمان ہوگئے ۔ جب شوق کا دریا اوٹدا تو کشش دل سے جذبِ مقناطیسی اور قوت کہربائی کا کام لیا ۔ بارہا تیغ ابرو سے شہید ہوئے اور بارہا ایک ٹہوکر سے جی اوٹہے ۔ گویا زندگی ایک پیراہن تہا کہ جب چاہا اوتار دیا جب چاہا پہن لیا ۔ میدان قیامت مین اکثر گذر ہوا ۔ بہشت و دوزخ کی اکثر سیر کی ۔

بادہ نوشی پر آئے تو خم کے خم لنڈہا دئے اور پہر بہی سیر نہوئے ۔ کبہی خانۂ خمار کی چوکہٹ پر جبہہ سائی کی ۔ کبہی میفروش کے در پر گدائی کی ۔ کفر سے مانوس رہے ۔ ایمان سے بیزار رہے ۔ پیر مغان کے ہاتہ پر بیعت کی ۔ برہمنون کے چیلے بنے ۔ بت پوجے ۔ زنار باندہا ۔ قشقہ لگایا ۔ زاہدون پر پہبتیان کہین ۔ واعظون کا خاکا اوڑایا ۔ دیر اور بتخانہ کی تعظیم کی ۔ کعبہ اور مسجد کی توہین کی خدا سے شوخیان کین ۔ نبیون کی گستاخیان کین ۔ اعجاز مسیحی کو اک کہیل جانا ۔ حسن یوسفی کو ایک تماشا سمجہا ۔ غزل کہی تو بانکے شہدون کی بولیان بولین ۔ قصیدہ لکہا تو بہاٹ اور بادخوانون کے مونہ پہیر دیئے ۔ ہر مشت خاک مین اکسیر اعظم کے خواص بتلائے ۔ ہر چوب خشک مین عصا موسوی کے کرشمے دکہائے ۔ ہر نمرود وقت کو ابراہیم خلیل سے جا ملایا ۔ ہر فرعون بے سامان کو قادر مطلق سے جا بہڑایا ۔ جسکے تاج بنے اوسے لباس پر چڑہایا کہ خود ممدوح کو اپنی تعریف مین کچہ مزا نہ آیا ۔ غرض نامۂ اعمال ایسا سیاہ کیا کہ کہین سفیدی باقی نہ چہوڑی ۔

بمکافات گناہان خلق پارہ کنند		چو پرسش گنہم روز حشر خواہد بود

بیس برس کی عمر سے چالیسوین سال تک تیلی کے بیل کیطرح اوسی ایک چکر مین
پہرتے رہے اور اپنے نزدیک سارا جہان طے کر چکے ۔ جب آنکہین کہلین
تو معلوم ہوا کہ جہان سے چلے تہے اب تک وہین ہین ❁

شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی		دران دیار کہ زادی ہنوز آنجائی

نگاہ اوٹہا کر دیکہا تو داہنے بائین آگے پیچہے ایک میدان وسیع نظر آیا جسمین
بے شمار راہین چارون طرف کہلی ہوئی تہین ۔ اور خیال کے لئے کہین
عرصہ تنگ نہ تہا ۔ جی مین آیا کہ قدم آگے بڑہائین ۔ اور اس میدان
کی سیر کرین ۔ مگر جو قدم بیس برس تک ایک چال سے دوسری چال نہ چلے
ہون اور جنکی دوڑ گز دو گز زمین مین محدود رہی ہو اون سے اس وسیع
میدان مین کام لینا آسان نہ تہا ۔ اسکے سوا بیس برس کی بیکار اور نکمی
گردش مین ہاتہ پانو چور ہو گئے تہے ۔ اور طاقت رفتار جواب دے چکی تہی
لیکن پانو مین چکر تہا اسلئے نچلا بیٹہنا بہی دشوار تہا ❁ چند روز اسی تردد
مین یہ حال رہا کہ ایک قدم آگے پڑتا تہا دوسرا پیچہے ہٹتا تہا ۔ ناگاہ دیکہا
کہ ایک خدا کا بندہ جو اس میدان کا مرد ہے ایک دشوار گذار رستے مین
رہ نورد ہے ۔ بہت سے لوگ جو اوسکے ساتہ چلے تہے تہک کر پیچہے

رہ گئے ہین ۔ بہت سی ابہی اوسکے ساتہ افتان و خیزان چلے جاتے
ہین ۔ مگر ہونٹون پر پپڑیان جمی ہین ۔ پیرون مین چہالے پڑے
ہین ۔ دم چڑہ رہا ہے ۔ چہرہ پر ہوائیان اوڑ رہی ہین لیکن
وہ اولوالعزم آدمی جو ان سبکا رہنما ہے اسیطرح تازہ دم ہے نہ اوسے
رستی کی تکان ہی ۔ نہ ساتہیون کی چہوٹ جانیکی پروا ہی ۔ نہ منزل کی
دوری سی کچہ ہراس ہی ۔ اوسکی چتونون مین غضب جادو بہرا ہی کہ جسکی
طرف آنکہہ اوٹہا کر دیکہتا ہی وہ آنکہین بند کرکے اوسکے ساتہ ہولیتا ہے ۔ اوسکی
ایک نگاہ ادہر بہی پڑی اور اپنا کام کر گئی ۔ ہم بہی سبکے تہکے ہارے خستہ
و کوفتہ اوسی دشوار گزار رستے پر پڑ لئے ۔ نہ یہ خبر ہے کہ کہان جاتے
ہین ۔ نہ یہ معلوم ہی کہ کیون جاتے ہین ۔ نہ طلب صادق ہے ۔
نہ قدم راسخ ہے ۔ نہ عزم ہی ۔ نہ استقلال ہی ۔ نہ صدق ہے ۔ نہ خلوص
ہے ۔ مگر ایک ہاتہ ہے کہ کہینچے لئے چلا جاتا ہے ۔

آن دل کہ رم نمودی از خوبرو جوانان	دیرینہ سال پیری بردش بیک نگاہے

زمانہ کا نیا ٹہاٹہہ دیکہکر پرانی شاعری سے جی سیر ہو گیا تہا ۔ اور جہوٹے
ڈہکوسلے باندہنے سے شرم آنے لگی تہی ۔ نہ یارون کے ادبہارون سے

دل بڑہتا تہا ۔ نہ ساتہیون کی ریس سے کچہ جوش آتا تہا ۔ مگر یہ ایک ایسے
ناسور کا موںہ بند کرنا تہا جو کسی نہ کسی راہ سے تراوش کئی بغیر نہین رہ سکتے
اسلئے بخارات درونی جنکے رُکنے سے دم گُہٹا جاتا تہا دل و دماغ مین تلاطم کر رہے تہے
اور کوئی رخنہ ڈہونڈتے تہے ۔ قوم کے ایک سچے خیرخواہ نے جو اپنی قوم کے
سوا تمام ملک مین اسی نام سے پُکارا جاتا ہے اور جسطرح خود اپنے پر زور ہاتہ
اور قوی بازو سے بہائیون کی خدمت کر رہا ہے اسیطرح ہم ا پاہج اور نکمّے کو
اسی کام مین لگانا چاہتا ہے) اکر ملامت کی اور غیرت دلائی کہ ما حیوان
ناطق ہونے کا دعوے کرنا اور خدا کی دی ہوئی زبان سے کچہ کام نہ لینا
بڑی شرم کی بات ہے ۔

تا دو چو انسان لب بجنبان درین		ور جمادی لاف انسانی مزن

قوم کی حالت تباہ ہے ۔ عزیز ذلیل ہوگئے ہین ۔ شریف خاک مین ملگئے ہین
علم کا خاتمہ ہو چکا ہے ۔ دین کا صرف نام باقی ہے ۔ افلاس کی گھر گھر پکار
ہے ۔ پیٹ کی چارون طرف دوہائی ہے ۔ اخلاق بالکل بگڑ گئے ہین اور بگڑتے
جاتے ہین ۔ تعصب کی گھنگھور گھٹا تمام قوم پر چھائی ہوئی ہے ۔ رسم و رواج
کی بیڑی ایک ایک کے پانوںین پڑی ہے ۔ جہالت اور تقلید سب کی

گردن پر سوار ہے ۔ اُمرا جو قوم کو بہت کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہین غافل اور بے پروا
ہین ۔ علما جنکو قوم کی صلاح مین بہت بڑا دخل ہے زمانہ کی ضرورتون اور
مصلحتون سے محض ناواقف ہین ۔ ایسے مین جس سے جو کچھ بن آئے سو بہتر ہے ۔ ورنہ ہم سب لوگ
ایک ہی ناؤ مین سوار ہین ۔ اور ساری ناؤ کی سلامتی مین ہماری سلامتی ہے ۔ ہرچند
بہت کچھ لکھہ چکے ہین اور لکھہ رہے ہین ۔ مگر نظم جو کہ انسان کو بالطبع مرغوب ہے اور خاص کر
عرب کا ترکہ اور مسلمانون کا موروثی حصہ ہے، قوم کے بیدار کرنیکے لئے ابتک کسی نے نہین لکھی
اگرچہ ظاہر ہے کہ اور تدبیرون سے کیا ہوا جو اس تدبیر سے ہوگا ۔ مگر ایسی تنگ
حالتون مین انسان کے دل پر ہمیشہ دو طرح کے خیال گزرتے رہتے
ہین ۔ ایک یہ کہ ہم کچھ نہین کر سکتے ۔ دوسرے یہ کہ ہمکو کچھہ کرنا
چاہیئے ۔ پہلے خیال کا نتیجہ ہمیشہ یہہ ہوا کہ کچھہ نہ ہوا ۔ اور دوسرے
خیال سے دنیا مین بڑے بڑے عجائبات ظاہر ہوئے ؎

در نومیدی بسی امید است پایان شب سیہ سپید است ~ درین نفس مشین از کشایش ناامید اینجا ~ برنگ دانہ از ہر قفل میرویید کلید اینجا

" وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ "(۱)

ہرچند اس حکم کی بجا آوری مشکل تھی اور اس خدمت کا بوجہہ

(۱) اور وہ ایسا خدا ہے کہ جب لوگ ناامید ہوجاتے ہین تو وہ مینہہ برساتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے

اوٹھانا دشوار تھا مگر ناصح کی جادو بھری تقریر جی مین گھر کرگئی ۔ دل ہی سے نکلی تھی دل ہی مین جاکر ٹھیری ۔ برسون کی بجھی ہوئی طبیعت مین ایک ولولہ پیدا ہوا اور باسی کڑھی مین ایک ابال آیا ۔ افسردہ دل اور بوسیدہ دماغ جو امراض کے متواتر حملون سے کسی کام کے نہ رہے تھے اونہین سے کام لینا شروع کیا ۔ اور ایک مسدس کی بنیاد ڈالی ۔ دنیا کے مکروہات سے فرصت بہت کم ملی ۔ اور بیماریون کے ہجوم سے اطمینان کبھی نصیب نہوا ۔ مگر ہر حال مین یہہ دھن لگی رہی ۔ بارے الحمد للہ کہ بہت سی دقتون کے بعد ایک ٹوٹی پھوٹی نظم اس عاجز بندہ کی بساط کے موافق تیار ہوگئی ۔ اور ناصح مشفق سے شرمندہ ہونا نہ پڑا ۔ صرف ایک امید کے سہارے پر یہہ راہِ دور دراز طے کی گئی ہے ۔ ورنہ منزل کا نشان نہ ابتک ملا ہے نہ آیندہ ملنے کی توقع ہے

خبرم نیست کہ منزلگہِ مقصود کجاست اینقدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

اس مسدس کے آغاز مین پانچ سات بند تمہید کے لکھکر اول عرب کی اوس ابتر حالت کا خاکا کھینچا ہے جو ظہور اسلام سے پہلے تھی اور جسکا نام اسلام کی زبان مین جاہلیت کہا گیا ۔ پھر کوکب اسلام کا طلوع ہونا اور نبی اُمّی کی تعلیم سے اوس ریگستان کا دفعۃً سرسبز و شاداب ہوجانا

اور اوس ابر رحمت کا امت کی کہیتی کو رحلت کے وقت ہرا بہرا چہوڑ جانا اور مسلمانون کا دینی و دنیوی ترقیات مین تمام عالم پر سبقت لیجانا بیان کیا ہے ۔ اسکے بعد اونکے تنزل کا حال لکہا ہے اور قوم کے لئے اپنے بے ہنر ہاتہون سے ایک آئینہ خانہ بنایا ہے جسمین آکر وہ اپنے خط وخال دیکہہ سکتے ہین اور سمجہ سکتے ہین کہ ہم کون تہے اور کیا ہو گئے ۔ گو اگرچہ اس جانکاہ نظم مین جسکی دشواریان لکہنے والے کا دل اور دماغ ہی خوب جانتا ہے بیان کا حق نہ جیسے ادا ہوا ہے نہ ہو سکتا تہا ۔ مگر شکر ہے کہ جسقدر ہو گیا اتنی ہی امید نہ تہی ۔ ہمارے ملک کے اہل مذاق ظاہرا اس روکہی پہیکی سیدہی سادی نظم کو پسند نہ کرینگے کیونکہ اسمین یا تاریخی واقعات ہین یا چند آیتون اور حدیثون کا ترجمہ ہے ۔ یا جو آج کل قوم کی حالت ہے اوسکا صحیح صحیح نقشہ کہینچا گیا ہے ۔ نہ کہین نازک خیالی ہے ۔ نہ رنگین بیانی ہے نہ مبالغہ کی چاٹ ہے ۔ نہ تکلف کی چاشنی ہے ۔ غرض کوئی بات ایسی نہین ہے جس سے اہل وطن کے کان مانوس اور مذاق آشنا ہون ہین اور کوئی کرشمہ ایسا نہین ہے کہ (۱) لا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر ۔ گویا اہل دہلی ولکہنؤ کی دعوت مین ایک ایسا

(۱) نہ کسی آنکہہ نے دیکہا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی بشر کے دل مین گذرا ۔

دسترخوان چُناگیا ہے جسمین ادبالی کہچڑی ادبے مرچ سالن کے سوا
کچہہ نہین ۔ مگراس نظم کی ترتیب مزے لینے اور واہ واسننے کے لئے
نہین کی گئی ۔ بلکہ عزیزون اور دوستون کو غیرت اورشرم لانے
کے لئے کی گئی ہے ۔ اگر دیکہین اور پڑہین اور سمجہین تو اونکا احسان
ہے ۔ ورنہ کچہہ شکایت نہین ✤

حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن ست وبس　　در بندِ آن مباش کہ نشنید یا شنید

ناہ

كلمتان غريبتان فاحتملوهما ۔ كلمة حكم من سفيه فاقبلوها ۔ وكلمة سفه من حكيم فاغفروها ۔

دو باتین بے محل ہین انہین گوارا کرو دانائی کی بات جو نادان کہے اوسکو قبول کرو اور نادانی کی بات جو دانا کہے اوسے بخشدو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعی

پستی کا کوئی حد سے گذرنا دیکھے
اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد
دریا کا ہمارے جو اوترنا دیکھے

مُسدّس

کسی نے یہ بقراط(۱) سے جا کے پوچھا
مرض تیرے نزدیک مہلک ہین کیا کیا
کہا دکھ جہان مین نہین کوئی ایسا
کہ جسکی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جسکو آسان سمجھین
کہے جو طبیب اوسکو ہذیان سمجھین

(۱) یہ شخص قدیم دار الخلافہ شام یعنی شہر حمص مین سکندر سے تقریباً سو برس پہلے گذرا ہے ۔ عربی زبان مین طب کی کوئی کتاب بقراط کی کتابون سے پہلے ترجمہ نہین ہوئی

سبب یا علامت گر اونکو سمجھائیں[1] — تو تشخیص میں سو نکالیں خطائیں
دوا اور پرہیز سے جی چرائیں — یونہیں رفتہ رفتہ مرض کو بڑھائیں
طبیبوں سے ہرگز نہ مانوس ہوں وہ — یہانتک کہ جینے سے مایوس ہوں وہ

یہی حال دنیا میں اوس قوم کا ہے — بھنور میں جہاز آکے جسکا گھرا ہے
کنارا ہے دور اور طوفان بپا ہے — گماں ہے یہ ہر دم کہ اب ڈوبتا ہے
نہیں لیتے کروٹ مگر اہل کشتی — پڑے سوتے ہیں بے خبر اہل کشتی

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے — فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے
نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے — چپ و راست سے یہ صدا آرہی ہے
کہ کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم — ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

پر اوس قوم غافل کی غفلت وہی ہے — تنزل پہ اپنی قناعت وہی ہے
ملے خاک میں پر رعونت وہی ہے — ہوئی صبح اور خواب راحت وہی ہے
نہ افسوس اونہیں اپنی ذلت پہ ہے کچھ — نہ رشک اور قوموں کی عزت پہ ہے کچھ

بہائم کی اور اونکی حالت ہے یکساں — کہ جس حال میں ہیں اوسی میں ہیں شاداں
نہ ذلت سے نفرت نہ عزت کا ارماں — نہ دوزخ سے ترساں نہ جنت کے خواہاں
لیا عقل و دیں سے نہ کچھ کام اونہوں نے — کیا دین برحق کو بدنام اونہوں نے

(۱) طب کی اصطلاح میں سبب وہ چیز ہے جس سے مرض پیدا ہو اور علامت وہ جس سے مرض پہچانا جائے

وہ دین جس نے اعدا[1] کو اخوان بنایا
وحوش اور بہائم کو انسان بنایا

درندوں کو غمخوار دوران بنایا
گڈریون کو عالم کا سلطان بنایا

وہ خطّہ جو تھا ایک ڈھورون کا گلّہ
گران کر دیا اوسکا عالم سے پلّہ

عرب کچھ نہ تھا اک جزیرہ نما[2] تھا
کہ پیوند ملکون سے جسکا جدا تھا

نہ وہ غیر قومون پہ چڑھ کر گیا تھا
نہ اوس پر کوئی غیر وہان ہوا تھا

تمدّن[3] کا اوس پر پڑا تھا نہ سایا
ترقی کا تھا وان قدم تک نہ آیا

نہ آب و ہوا ایسی تھی روح پرور
کہ قابل ہی پیدا ہون خود جس سے جوہر

نہ کچھ ایسے سامان تھے وہان میسّر
کنول جس سے کھل جائین دل کے سراسر

نہ سبزہ تھا صحرا مین پیدا نہ پانی
فقط آب باران پہ تھی زندگانی

زمین سنگلاخ اور ہوا آتش افشان
لوؤن کی لپٹ باد صرصر کے طوفان

پہاڑ اور ٹیلے سراب اور بیابان
کھجورون کے جھنڈ اور خار مغیلان

نہ کھیتون مین غلّہ نہ جنگل مین کھیتی
عرب اور کل کائنات اوسکی یہ تھی

---

(۱) جیسا کہ قرآن مجید مین وارد ہوا ہے ''کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً'' یعنی تم دشمن تھے سو خدا نے تمہارے دلون مین الفت پیدا کی اور ہو گئے تم اوسکے فضل سے بھائی بھائی

(۲) جزیرہ نما جغرافیہ کی اصطلاح مین خشکی کا وہ قطعہ ہے جسکے تین طرف پانی اور ایک طرف خشکی ہو

(۳) عربی مین سویلزیشن (تہذیب) کا ترجمہ تمدن کیا گیا ہے چنانچہ عرب یورپ کی سلطنتون کو دول متمدنہ کہتے ہین

نہ واں مصر کی روشنی جلوہ گر تھی ۔ نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی

رہی اپنی فطرت پہ طبع بشر تھی ۔ خدا کی زمین بن جتی سر بسر تھی

پہاڑ اور صحرا مین ڈیرا تھا سبکا ۔ تلے آسمان کے بسیرا تھا سبکا

کہین آگ پجتی تھی واں بے محابا ۔ کہین تھا کواکب پرستی کا چرچا

بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا ۔ بتون کا عمل سو بسو جابجا تھا

کرشمون کا راہب کے تھا صید کوئی ۔ طلسمون مین کاہن کے تھا قید کوئی

وہ دنیا مین گھر سب سے پہلا خدا کا ۔ خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا

ازل مین مشیت نے تھا جسکو تاکا ۔ کہ اس گھر سے ابلیگا چشمہ ہدے کا

وہ ایک بت پرستوں کا تیرتھ بنا تھا ۔ جہان تین سو ساٹھ بت پج رہا تھا

(۱) مصر کی ترقی ہند اور فارس کے سوا تمام دنیا سے مقدم مانی گئی ہے چنانچہ یونان بہی مصر ہی کے پرتوے سے روشن ہوا تہا

(۲) صابئین کا فرقہ ستارونکو بہی پوجتا تہا اور آگ کی بہی تعظیم کرتا تہا ۔ عیسائی تثلیث کے قائل تہے ۔ عیسائی درویش جو پہاڑون اور جنگلون مین رہتے تہے اور دنیا کی لذتین ترک کردیتے تہے وہ راہب کہلاتے تہے ۔ جو لوگ علم غیب کا دعوی کرتے تہے اور زمانہ آیندہ کی خبرین دیکر لوگونکو فریفتہ کرتے تہے وہ کاہن کہلاتے تہے یہ سب فرقے جزیرہ نماے عرب مین جمع تہے ۔

(۳) اس گھر سے مراد خانہ کعبہ ہے جو کہ بناے حضرت سلیمان ع یعنی بیت المقدس سے نوسو بچانوین برس پہلے اور حضرت عیسے ع کی ولادت سے دو ہزار برس پہلے تعمیر ہوا تہا

قبیلہ قبیلہ کا بت ایک جدا تھا — کسیکا ہُبل(۱) تھا کسیکا صفا تھا
یہ عزےٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا — اسیطرح گھر گھر نیا اک خدا تھا
نہاں ابر ظلمت مین تھا مہر انور — اندھیرا تھا فاران(۲) کی چوٹیون پر

چلن انکے جتنے تھے سب وحشیانہ — ہر اک لوٹ اور مار مین تھا یگانہ
فسادون مین کٹتا تھا انکا زمانہ — نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت مین چالاک ایسے — درندے ہون جنگل مین بیباک جیسے

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اڑ بیٹھتے تھے — سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس مین لڑ بیٹھتے تھے — تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند ایک ہوتا تھا گر وہان شرارا — تو اوس سے بھڑک اوٹھتا تھا ملک سارا

(۱) ہُبل - صفا - عزےٰ - نائلہ - چارون بتون کے نام ہین ۔ انکے سوا لات اور منات اور اساف وغیرہ اور بہت سے بُت تھے اور ہر ایک بت کسی خاص قبیلہ کے ساتہ مخصوص تھا

(۲) فاران سے مراد مکہ کا پہاڑ ہے ۔ اس شعر مین اوس بشارت کی طرف اشارہ ہے جو کہ آنحضرتؐ کے مبعوث ہونیکے بابت حضرت موسےٰ نے توریت مین اور حبقوق نبی نے اپنی کتاب مین دی ہے ۔ اس بشارت کے اردو ترجمہ کے لفظ یہ ہین کہ ،، خدا سینا سے نکلا اور سعیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا ۔ اوسکے داہنے ہاتہ مین شریعت روشن ہے لشکر ملائکہ کے ساتہ آیا ،، (توریت کتاب پنجم باب ۳۳ - ۲) ،، آئیگا اللہ جنوب سے اور قدوس فاران کے پہاڑ سے ۔ آسمانون کو جمال سے چھپا دیا اوسکی ستایش سے زمین بھر گئی ،، کتاب حبقوق باب ۳ - ۳

وہ بکر[۱] اور تغلب کی باہم لڑائی
قبیلوں کی کردی تھی جسنے صفائی
صدی جسمین آدھی اونھوں نے گنوائی
تھی اک آگ ہر سو عرب مین لگائی

نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ ایک انکی جہالت کا تھا وہ

اسیطرح ایک اور خونریز بیدا
رہا ایک مدت تک آپسمین برپا
عرب مین لقب حرب داحس[۲] ہے جسکا
بہا خون کا ہر طرف جسمین دریا

سبب اسکا لکھا ہے یہ اصمعی نے
کہ گھوڑ دوڑ مین چھینڈ کی تھی کسی نے

کہین تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
لب جو کہین آنے جانے پہ جھگڑا
کہین پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
کہین پانی پینے پلانے پہ جھگڑا

یونہین روز ہوتی تھی تکرار انمین
یونہین چلتی رہتی تھی تلوار انمین

(۱) یہ لڑائی جاہلیت کے اشعار مین حرب بسوس کے نام سے مذکور ہے۔ بنیاد اسکی تھی کہ ایک شخص کا اونٹ کھیت مین چلا گیا۔ کھیت والی عورت نے اوسے مارا۔ اونٹ والے نے عورت کی چھاتی کاٹ ڈالی۔ اسبات پر سنہ ۴۹۴ء سے سنہ ۵۳۴ء تک برابر لڑائی رہی۔ اول یہ لڑائی بنی بکر اور بنی تغلب مین ہوئی تھی مگر رفتہ رفتہ تمام عرب کے قبیلے اوسمین شریک ہوگئے اور ابتدا سے آخر تک ستر ہزار آدمی مارا گیا۔

(۲) یہ لڑائی سنہ ۵۶۸ء سے سنہ ۶۱۳ء تک جاری رہی۔ داحس ایک گھوڑا تھا۔ گھوڑ دوڑ مین وہ آگے بڑھا جاہتا تھا کہ ایک شخص نے بڑھکر اوسے بدکا دیا۔ اتنی بات پر ایسا رن پڑا کہ قبیلے کے قبیلے کٹ مرے۔ اس لڑائی کا خاتمہ بالکل اوسوقت ہوا جب بعض قبیلے اسلام لائے۔ اصمعی سے زمانہ جاہلیت کے اکثر قصے منقول ہین۔

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر مین دختر ۔ تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور ۔ کہین زندہ گاڑ آتی تھی اوسکو جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی ۔ جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

جوا اونکی دن رات کی دل لگی تھی ۔ شراب اونکی گھٹی مین گویا پڑی تھی
تعیش تھا غفلت تھی دیوانگی تھی ۔ غرض ہر طرح اونکی حالت بری تھی
بس اس طرح دس اونکو گذری تھین صدیان ۔ کہ چھائی ہوئی نیکیون پر تھین بدیان

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت ۔ بڑھا جانب بوقبیس(۱) ابر رحمت
ادا خاک بطحا(۲) نے کی وہ ودیعت ۔ چلے آتے تھے جسکی دیتے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہ(۳) سے ہویدا ۔ دعائے خلیل(۴) اور نوید مسیحا

(۱) یہ پہاڑ مکہ معظمہ سے جانب شرق واقع ہے ۔ مکہ اسکے نیچے غرب کی جانب آباد ہے
(۲) بطحا سے مکہ ایک مقام مکہ اور منے کے درمیان واقع ہے مگر بطحا کا اطلاق عموماً ارض مکہ پر کیا جاتا ہے ۔ بطحا عربی مین اوس زمین کو کہتے ہین جسمین سنگریزے کثرت سے ہون
(۳) آمنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی والدۂ ماجدہ کا نام ہے
(۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین اپنے دادا ابراہیم کی دعا اور اپنے بھائی عیسے کی بشارت ہون ۔ کیونکہ حضرت ابراہیم نے جیسا کہ سورۂ بقر کے رکوع ۱۵- مین مذکور ہے دعا کی تھی کہ الٰہی مکہ والون مین ایک نبی اونہین مین سے مبعوث کر اور حضرت عیسے نے جیسا کہ سورۂ صف کے پہلے رکوع مین اور انجیل یوحنا کے سولہوین باب مین ہے اپنی قوم کو بشارت دی تھی کہ میرے بعد ایک نبی آویگا جسکا نام فارقلیط یعنی احمد ہوگا

بعثت حضرت خاتم النبیین

ہوئے محو عالم سے آثار ظلمت — کہ طالع ہوا ماہِ بُرجِ سعادت
نہ چھٹکی مگر چاندنی ایک مدت — کہ تھا ابر مین ماہتاب رسالت
یہ چالیسوین سال لطف خدا سے — کیا چاند نے کھیت غارِ حرا سے (۱)

وہ نبیون مین رحمت لقب پانیوالا — مرادین غریبون کی بر لانیوالا
مصیبت مین غیرون کے کام آنیوالا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا
فقیرون کا ملجا ضعیفون کا ماوےٰ — یتیمون کا والی غلامون کا مولےٰ

خطا کار سے درگزر کرنے والا — بد اندیش کے دل مین گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا — قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اوتر کر حرا سے سوے قوم آیا — اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مسِ خام کو جسنے کندن بنایا — کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جسپہ قرنون سے تھا جہل چھایا — پلٹ دی بس اک آن مین اسکی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موج بلا کا — ادھر سے ادھر پھر گیا رُخ ہوا کا

(۱) کوہِ حرا جو کہ مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اوسمین ایک غار ہے جسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعثت سے پہلے جاکر ذکر و فکر کیا کرتے تھے اسی غار کو غارِ حرا کہتے ہین۔ سب سے پہلے وحی الٰہی اسی غار مین نازل ہوئی تھی۔

پڑی کان مین دہات تہی اک نکمی — نہ کچھ قدر تہی اور نہ قیمت تہی جسکی
طبیعت مین جو اوسکی جوہر تہے اصلی — ہوئے سب تہے مٹی مین ملکر وہ مٹی
پہ تہا ثبت علم قضا و قدر مین — کہ بنجائیگی وہ طلا اک نظر مین

وہ فخر عرب زیب محراب و منبر — تمام اہل مکہ کو ہمراہ لیکر
گیا ایک دن حسب فرمان داور — سوے دشت اور چڑہکے کوہ صفا پر (۱)
یہ فرمایا سب سے کہ ،،اے آل غالب (۲) — سمجہتے ہو تم مجہکو صادق کہ کاذب،،

کہا سب نے ،، قول آجتک کوئی تیرا — کبہی ہمنے جہوٹا سنا اور نہ دیکہا،،
کہا ،، گر سمجہتے ہو تم مجہکو ایسا — تو باور کروگے اگر مین کہونگا
کہ فوج گران پشت کوہ صفا پر — پڑی ہے کہ لوٹے تمہین گہات پاکر،،

کہا ،، تیری ہر بات کا یان یقین ہے — کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین ہے،،
کہا ،، گر مری بات یہ دلنشین ہے — تو سن لو خلاف اسمین اصلا نہین ہے
کہ سب قافلہ یہانسے ہے جانیوالا — ڈرو اوس سے جو وقت ہے آنیوالا،،

(۱) صفا اور مروہ مکہ مین دو پہاڑیان ہین جنکے بیچ مین حاجیون کو سات بار انکے درمیان دوڑنیکا حکم ہے . حضرت اسمعیلؑ کی والدہ ماجدہ ہاجرہ پر جب یہان سخت حالت گزری تہی تو وہ قلق اور اضطراب مین اس مقام پر سرگشتہ و پریشان دوڑتی پہرتی تہین . اسی بنا پر مسلمانون کو یہان دوڑنے کا حکم ہوا ہے

(۲) قریش کے اکثر قبائل خصوصًا بنی ہاشم اور بنی امیہ غالب کی اولاد ہین

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جسنے ساری ہلادی
نئی اک لگن دل مین سبکے لگادی
اک آواز مین سوتی بستی جگادی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اوٹھے دشت و جبل نام حق سے

سبق پھر شریعت کا اونکو پڑھایا
حقیقت کا گر اونکو اک اک بتایا
زمانہ کے بگڑے ہوؤن کو بنایا
بہت دن کے سوتے ہوؤن کو جگایا
کھلے تھے نہ جو راز ابتک جہان پر
وہ دکھلا دئے ایک پردہ اوٹھا کر

کسیکو ازل کا نہ تھا یاد پیمان
بھلائے تھے بندون نے مالک کے فرمان
زمانہ مین تھا دور صہبائے بطلان
مئے حق سے محرم نہ تھی بزم دوران
اچھوتا تھا توحید کا جام ابتک
خم معرفت کا تھا مونہ خام ابتک

نہ واقف تھے انسان قضا اور جزا سے
نہ آگاہ تھے مبدا و منتہی سے
لگائی تھی اک اک نے لو ماسوا سے
پڑے تھے بہت دور بندے خدا سے
یہ سنتے ہی تھرا گیا گلہ سارا
یہ راعی[1] نے للکار کر جب پکارا

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لایق
زبان اور دل کی شہادت کے لایق
اوسیکے ہین فرمان اطاعت کے لایق
اوسیکی ہے سرکار خدمت کے لایق
لگاؤ تو لو اوس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اوسکے آگے جھکاؤ

(۱) راعی بکریان چرانے والا ۔ اس لفظ کا اطلاق انبیا پر اکثر کیا گیا ہے

اوسی پر ہمیشہ بہروسا کرو تم
اوسیکے سدا عشق کا دم بہرو تم

اوسیکے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم
اوسیکی طلب مین مرو جب مرو تم

مبرّا ہے شرکت سے اوسکی خدائی
نہین اوسکے آگے کسیکو بڑائی

خرد اور ادراک رنجور ہین وہان
مہ و مہر ادنے سے مزدور ہین وہان

جہان در مغلوب و مقہور ہین وہان
نبی اور صدیق[1] مجبور ہین وہان

نہ پرسش ہے رہبانؔ و احبارؔ کی وہان
نہ پروا ہے ابرارؔ و احرارؔ کی وہان

نصاری نے[2] جسطرح کہایا ہے ہوکا
کہ سمجھے وہ بیٹے کو بیٹا خدا کا

مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
مری حد سے رتبہ بڑہانا نہ میرا

سب انسان ہین جسطرح وہان سر فگندہ
اسیطرح ہون مین بہی ایک اوسکا بندہ

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم

نہین بندہ ہونے مین کچہ مجہسے کم تم
کہ بیچارگی مین برابر ہین ہم تم

مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بہی ہون اوسکا اور ایلچی بہی[3]

(۱) صدیق انبیا پر سب سے پہلے ایمان لانیوالے اور اپنی تمام زندگی راستبازی سے بسر کرنے والے

رہبانؔ عیسائیون کے درویش - احبارؔ عیسائیون کے علماے دین - ابرارؔ نیک بندے - احرارؔ جو لوگ خدا کے سوا سب چیزون سے آزاد اور بے تعلق ہین -

(۲) اس حدیث کے الفاظ یہ ہین لاتطرونی کما اطرت النصاریٰ ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ

(۳) جیسا کہ قرآن شریف مین ارشاد ہوا ہے ،، قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ ،،

اسطرح دل اونکا ایک ایک سے توڑا
ہر ایک قبلۂ کج سے مونہ اونکا موڑا

کہیں ماسوے کا علاقہ نہ چھوڑا
خداوند سے رشتہ بند ونکا جوڑا

کبھی کے جو پھرتے تھے مالک سے بھاگے
دیئے سر جھکا اونکے مالک کے آگے

پتا اصل مقصود کا پا گیا جب
نشان گنج دولت کا ہاتھ آگیا جب

محبت سے دل اونکا گرما گیا جب
سماں اونپہ توحید کا چھا گیا جب

سکھائے معیشت کے آداب اونکو
پڑھائے تمدن کے سب باب اونکو

وقت

جتائی اونہیں وقت کی قدر و قیمت
دلائی اونہیں کام کی حرص و رغبت

کہا ہا چھوڑ دینگے(۱) سب آخر رفاقت
ہوں فرزند و زن اسمیں یا مال و دولت

نچھوڑیگا پر ساتھ ہرگز تمہارا
بھلائی ہین جو وقت تمنے گزارا

فرصت

غنیمت ہے(۲) صحت علالت سے پہلے
فراغت۔ مشاغل کی کثرت سے پہلے

جوانی۔ بڑھاپے کی زحمت سے پہلے
اقامت۔ مسافر کی رحلت سے پہلے

فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جو کرنا ہے کر لو کہ تھوڑی ہے مہلت

(۱) حدیث مین آیا ہے کہ یتبع المیت ثلثۃ فیرجع اثنان ویبقے معہ واحد ۔ یتبعہ اہلہ وماله وعمله فیرجع اہلہ وماله ويبقے عمله

(۲) اس حدیث کے لفظ یہ ہین اغتنم خمسا قبل خمس ۔ شبابک قبل ہرمک ۔ وصحتک قبل سقمک ۔ وغناک قبل فقرک ۔ وفراغک قبل شغلک ۔ وحیوتک قبل موتک

یہ کہکر کیا علم پر اونکو شیدا | کہ مارا ہین دور رحمت سے سب اہل دنیا(1)
مگر دھیان ہے جنکو ہر دم خدا کا | ہو تعلیم کا یا سدا جنہین چرچا
اونہین کے لئے یہان ہے نعمت خدا کی | اونہین پر ہے وان جا کے رحمت خدا کی

سکھائی اونہین نوع انسان پہ شفقت | کہا ہے یہ اسلامیون کی علامت(2)
کہ ہمسایہ سے رکھتے ہین وہ محبت | شب و روز پہنچاتے ہین اوسکو راحت
وہ جو حق سے اپنے لئے چاہتے ہین | وہی ہر بشر کے لئے چاہتے ہین

خدا رحم کرتا نہین اوس بشر پر(3) | نہو درد کی چوٹ جسکے جگر پر
کسیکے گر آفت گزر جائے سر پر | پڑے غم کا سایہ نہ اوس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہل زمین پر | خدا مہربان ہوگا عرش برین پر

ڈرایا تعصب سے اونکو یہہ کہکر | کہ زندہ رہا اور مرا جو اسی پر(4)
ہوا وہ ہماری جماعت سے باہر | وہ ساتھی ہمارا نہ ہم اوسکے یاور
نہین حق سے کچھ اوس محبت کو بہرہ | کہ جو تمکو اندھا کرے اور بہرا

(1) اس حدیث کے لفظ یہ ہین الا ان الدنیا ملعونة ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم

(2) اس حدیث کے لفظ یہ ہین احسن الی جارک تکن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مسلما

(3) یہہ دو حدیثون کا ترجمہ ہے لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس ۔ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء

(4) یہ اس حدیث کا ماحصل ہے کہ لیس منا من دعا الی عصبیة ولیس منا من قاتل عصبیة ولیس منا من مات علی عصبیة ۔ حبک الشیء یعمی ویصم

بچایا برائی سے اونکو یہ کہکر
کہ "طاعت سے ترک معاصی ہے بہتر" (۱)

تورع کا ہے ذات میں جنکی جوہر
نہونگے کبھی عابد اونکے برابر

کرو ذکر اہل ورع کا جہان تم
نہ لو عابدون کا کبھی نام وہان تم"

غریبون کو محنت کی رغبت دلائی
کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی (۲)

خبر تاکہ لو اوس سے اپنی پرائی
نہ کرنی پڑے تمکو در در گدائی

طلب سے ہے دنیا کی گر یہان یہ نیت
تو جاوگے وان ماہ کامل کی صورت"

امیرون کو تنبیہ کی اسطرح پر
کہ "ہین تم مین جو اغنیا اور تونگر (۳)

اگر اپنے طبقہ مین ہون سب سے بہتر
بنی نوع کے ہون مددگار و یاور

نہ کرتے ہون بے مشورت کام ہرگز
اوٹھالتے ہون بیڑے ہرک کام ہرگز

تو مردون سے آسودہ تر ہے وہ طبقہ
زمانہ مبارک ہے جسکو ایسا

پہ جب اہل دولت ہون اشرار دنیا
نہو عیش مین جنکو اورون کی پروا

نہین اوس زمانہ مین کچھ خیر و برکت
اقامت سے بہتر ہے اوسوقت رحلت"

(۱) یہ اس حدیث کا ماحصل ہے کہ ذکر رجل عند رسول اللہ بعبادۃ و اجتہاد و ذکر آخر برعۃ فقال النبی لا تعدل بالرعۃ یعنی الورع

(۲) اس حدیث کے الفاظ یہ ہین من طلب الدنیا حلالاً استعفافاً عن المسئلۃ وسعیاً علی اہلہ و تعطفاً علی جارہ لقی اللہ تعالیٰ یوم القیمۃ و وجہہ مثل القمر لیلۃ البدر

(۳) یہ اس حدیث کا ماحصل ہے اذا کان امراءکم خیارکم و اغنیاءکم سمحاءکم و امورکم شوریٰ بینکم فظہر الارض خیر لکم من بطنہا ۔ و اذا کان امراءکم شرارکم و اغنیاءکم بخلاءکم و امورکم الی نساءکم فبطن الارض خیر لکم من ظہرہا

دیے پھیر دل اونکے مکر و ریا سے | بھرا اونکے سینہ کو صدق و صفا سے
بچایا اونہیں کذب سے افترا سے | کیا سرخرو خلق سے اور خدا سے
رہا قول حق میں نہ کچھ باک اونکو | بس اک شب میں کر دیا پاک اونکو

کہیں حفظ صحت کے آئین سکھائے | سفر کے کہیں شوق اونکو دلائے
مفاد اونکو سوداگری کے سوجھائے | اصول اونکو فرمانروی کے بتائے
نشان راہ منزل کا ایک ایک دکھایا | بنی نوع کا اونکو رہبر بنایا

ہوئی ایسی عادت پہ تعلیم غالب | کہ باطل کے شیدا ہوئے حق کے طالب
مناقب سے بدلے گئے سب مثالب | ہوئے روح سے بہرہ ور اونکے قالب
جسے راج (۱) رد کر چکے تھے وہ پتھر | ہوا جاکے آخر کو قائم سرے پر

جب امت کو سب مل چکی حق کی نعمت | ادا کر چکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندونکی حجت | نبی نے کیا خلق سے قصد رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی | کہ دنیا میں جسکی مثالیں ہیں تھوڑی

سب اسلام کے حکم بردار بندے | سب اسلامیوں کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے | یتیموں کے بیوون کے غمخوار بندے
رہ کفر و باطل سے بیزار سارے | نشہ میں مے حق کے سرشار سارے

(۱) یہ اوس پیشین گوئی کیطرف اشارہ ہے جو انجیل متی کے باب ۲۱ میں ہے اور جسکو مسلمان بنی اسمٰعیل کے حق میں سمجھتے ہیں

جہالت کی رسمیں مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکام دیں پر جھکا دینے والے
خدا کے لئے گھر لٹا دینے والے
ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

اگر اختلاف اونمیں باہم دگر تھا
تو بالکل مدار اوسکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تھا
یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونیکو تھا باغ گیتی

نہ کھانوں میں تھی واں تکلف کی کلفت
نہ پوشش سے مقصود تھی زیب و زینت
امیر اور لشکر کی تھی ایک صورت
فقیر اور غنی سب کی تھی ایک حالت
لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا
نہ تھا جسمیں چھوٹا بڑا کوئی پودا

خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہبان
ہو گلہ کا جیسے نگہبان چوپان
مسلمان و ذمی تھے سب حق میں یکسان
نہ تھا عبد و حر میں تفاوت نمایان
کنیز اور بانو تھیں آپس میں ایسی
زمانہ میں ماں جائی بہنیں ہوں جیسی

رہِ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ انکی
فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ انکی
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ انکی
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ انکی
جہاں کر دیا نرم نرما گئے وہ
جہاں کر دیا گرم گرما گئے وہ

کفایت جہان چاہیے وہان کفایت
سخاوت جہان چاہیے وہان سخاوت

جچی اور تلی دشمنی اور محبت
نہ بے وجہ الفت نہ بے وجہ نفرت

جھکا حق سے جو جھک گئے اوس سے وہ بھی
رکا حق سے جو رک گئے اوس سے وہ بھی

ترقی کا جس دم خیال اونکو آیا
ہر اک قوم پر تھا تنزل کا سایا

اک اندھیر تھا ربع مسکون مین چھایا
بلندی سے تھا جسنے سب کو گرایا

وہ نیشن(۱) جو ہین آج گردون کے تارے
وہ ٹھلکے مین پستی کے پنہان تھے سارے

نہ ہنگامہ تھا گرم عبرانیون(۲) کا
نہ اقبال یاور تھا نصرانیون کا

پراگندہ دفتر تھا یونانیون کا
پریشان تھا شیرازہ ساسانیون کا

جہاز اہل روما کا تھا ڈگمگاتا
چراغ اہل ایران کا تھا ٹمٹماتا

ادھر ہند مین ہر طرف تھا اندھیرا
کہ تھا گیان گن کا لدھا یان سے ڈیرا

ادھر تھا جہالت نے فارس کو گھیرا
کہ دل سب نے کیش و کنشت سے تھا پھیرا

نہ بھگوان کا دھیان تھا گیانیون مین
نہ یزدان پرستی تھی یزدانیون مین

(۱) یعنی یورپ کی قومین ۔ نیشن انگریزی مین قوم کو کہتے ہین

(۲) عبرانیون سے مراد یہود ہین ۔ ساسان پسر دارا کی اولاد مین جو بادشاہ ہوئے ہین وہ ساسانی کہلاتے ہین ۔ روما اٹلی کا بڑا مشہور شہر ہے جو کہ دریائے ٹائبر کے بائین کنارہ بحیرۂ شام سے سولہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ رومیون کی شاہنشاہی کے عہد مین یہی شہر دار السلطنت تھا ۔ جہاز کو روما کے ساتھ اور چراغ کو عبدۃ النار یعنی قدیم اہل فارس کے ساتھ جو مناسبت ہے ظاہر ہے

ہوا[1] ہر طرف موجزن تھی بلا کی
گلوں پر چھری چل رہی تھی جفا کی
عقوبت کی حد تھی نہ پرسش خطا کی
پڑی لٹ رہی تھی ودیعت خدا کی
زمین پر تھا ابر ستم کا دڑیڑا
تباہی مین تھا نوع انسان کا بیڑا

وہ قومین جو ہین آج غمخوار انسان
درندون کی اور انکی طینت تھی یکسان
جہان عدل کے آج جاری ہین فرمان
بہت دیر پہنچا تھا وہان ظلم و طغیان
بنے آج جو گلہ بان ہین ہمارے
وہ تھے بھیڑیئے آدمی خوار سارے

ہنر کا جہان گرم بازار ہے اب
جہان عقل و دانش کا بیوپار ہے اب
جہان علم و حکمت کی بہرمار ہے اب
جہان ہن برستی لگاتار ہے اب
تمدن کا پیدا نہ تہا وہان نشان تک
سمندر کی آئی نہ تھی موج وہان تک

نہ رستہ ترقی کا اتبک کھلا تہا
نہ زینہ بلندی پہ کوئی لگا تہا
وہ صحرا انہین قطع کرنا پڑا تہا
جہان نقش پا تہا نہ شور درا تہا
جو ہین کان مین حق کی آواز آئی
لگا کرنے خود انکا دل رہنمائی

(۱) زمانہ وسطی مین جو کہ حضرت عیسےٰ سے لیکر سنہ [illegible] مسیحی تک یا چھہ سو برس یعنی الفرڈ اور شارلیمین کے عہد تک تمام یوروپ مین تاریکی اور اندہیر چہایا ہوا تہا۔ ظلم اور بدنظمیان اور جہل و ضلالت اور بے دیانتی تمام قومون پر غالب تہی۔ یہی حال ایشیا اور افریقہ مین تہا اوسوقت اسلام کی بدولت صرف سو برس نے پرانی دنیا کے ہر ایک کھونٹ مین روشنی پہیلائی ہے

گھٹا ایک پہاڑونسے بطحا کے اوٹھی	پڑی چار سو یکبیک دہوم جسکی
کڑک اور دمک دور دور اوسکی پہنچی	جو ٹیگس(1) پہ گرجی تو گنگا پہ برسی
سب اوس سے محروم آبی نہ خاکی	ہری ہوگئی ساری کھیتی خدا کی
کیا اُمیون(2) نے جہان مین اوجالا	ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتونکو عرب اور عجم سے نکالا	ہر ایک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا
زمانہ مین پھیلائی توحید مطلق	لگی آنے گھر گھر سے آواز حق حق
ہوا غلغلہ نیکیون کا بدو مین	پڑی کھلبلی کفر کی سرحدون مین
ہوئی آتش افسردہ آتشکدون مین	لگی خاک سی اوڑنے سب معبدون مین
ہوا کعبہ آباد سب گھر اوجڑ کر	جمے ایک جا سارے دنگل بچھڑ کر
لئے علم و فن اونسے نصرانیون نے	کیا کسب اخلاق روحانیون(3) نے
ادب اونسے سیکھا صفاہانیون نے	کہا بڑھکے لبیک یزدانیون نے
ہر ایک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا	کوئی گھر نہ دنیا مین تاریک چھوڑا

(1) اندلس یعنی اسپین مین ٹیگس سے بڑی کوئی ندی نہین ہے اسکا طول تخمیناً ساڑہے پانسو میل ہے - ارگون کی حدود سے نکلی ہے اور سپین مین سمندر سے جاکر ملی ہے

(2) اُمّی ان پڑھ کو کہتے ہین - عرب مین چونکہ قدیم سے تعلیم و تعلم کا رواج نہ تھا اسواسطے وہانکے باشندون کو اُمّی کہا گیا ہے

(3) روحانیون سے وہ لوگ مراد ہین جو صرف روحانی تعلیم کو ضروری جانتے ہین - یزدانی مجوس ہین

ارسطو کے مردہ فنون کو جلایا (۱) ۔ افلاطون کو پھر زندہ کرکے دکھایا
ہر اک شہر و قریہ کو یونان بنایا ۔ مزا علم و حکمت کا سب کو چکھایا
کیا برطرف پردہ چشم جہان سے ۔ جگایا زمانہ کو خواب گران سے

ہر اک میکدہ سے بھرا جا کے ساغر ۔ ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرے مثل پروانہ ہر روشنی پر ۔ گرہ مین لیا باندھ حکم پیمبر
کہ حکمت کو اک گم شدہ لال سمجھو (۲) ۔ جہان پاؤ اپنا اوسے مال سمجھو

ہر اک علم کے فن کے جویا ہوئے وہ ۔ ہر اک کام مین سب سے بالا ہوئے وہ
فلاحت مین بے مثل و یکتا ہوئے وہ ۔ زراعت مین مشہور دنیا ہوئے وہ
ہر اک ملک مین اونکی پھیلی تجارت ۔ ہر اک قوم نے اونسے سیکھی تجارت

کیا جا کے آباد ہر ملک ویران ۔ مہیا کئے سب کے راحت کے سامان
خطرناک تھے جو پہاڑ اور بیابان ۔ اونھین کر دیا رشک صحن گلستان
بہار اب جو دنیا مین آئی ہوئی ہے ۔ یہ سب پودا اونھین کی لگائی ہوئی ہے

(۱) ارسطو یونان کے نہایت مشہور حکیمون مین سے ہے ۔ سکندر اعظم کا استاد اور افلاطون کا شاگرد ہے ۔ حضرت عیسےٰ سے تین سو بائیس برس پہلے ترسیٹھ برس کی عمر مین مرا ۔ افلاطون ایتھنز دار الخلافہ یونان کا رہنے والا سقراط کا شاگرد ہے یہ بھی نہایت مشہور حکیم ہے ۔ اکیاسی برس کی عمر مین حضرت عیسےٰ سے تین سو اڑتالیس برس پہلے مرا

(۲) یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ الحکمۃ ضالۃ المومن فحیث وجدہا فہو احق بہا

یہ ہموار سڑکین یہہ راہین مصفا (۱) | دو طرفہ برابر درختون کا سایا
نشان جا بجا میل و فرسخ کے برپا | سر رہ کوئین اور سرائین مہیا

اونہین کے ہین سب یہ چربے اوتارے | اوسی قافلہ کے نشان ہین یہ سارے

سدا اونکو مرغوب سیر و سفر تھا | ہر ایک بحر اعظم (۲) مین اونکا گذر تھا
کھنگالا ہوا اونکا سب بحر و بر تھا | جو لنکا مین تھے (۳) اونکا بربر مین گھر تھا

وہ گنتے تھے یکسان وطن اور سفر کو | گھر اپنا سمجھتے تھے ہر دشت و در کو

جہان کو ہے یاد اونکی رفتار اپتک | کہ نقش قدم ہین نمودار اپتک
ہین سیلون (۴) مین اونکے آثار اپتک | اونہین رو رہا ہے ملیبار (۵) اپتک

ہمالہ کو ہین واقعات اونکے ازبر | نشان اونکے باقی ہین جبرالٹر (۶) پر

(۱) شیر شاہ نے پانچ برس کی سلطنت مین ایک سڑک بنوائی جو چار مہینے کے رستہ مین پہیلی ہوئی تھی ۔ اس سڑک پر سات سات کوس کے فاصلے سے ایک ایک پختہ سرا بنوائی ۔ سڑک جا بجا کوئین اور مسجدین بنوائین ۔ ہر مسجد مین امام اور موذن مقرر کیا ۔ ہر سرا مین مسلمان اور ہندو آدمی نوکر رکہے تاکہ سبکو آرام ملے ۔ سڑک کے دونو طرف درخت لگوا دئے ۔ کوس کوس بہر پر ایک ایک منارہ بنوایا جس سے رستہ کا اندازہ ہو —

(۲) یعنی جتنے بحر اعظم اوس وقت تک انسان کو معلوم تھے ایشیا یورپ افریقہ سب میں عرب کا گذر تہا ۔

(۳) افریقہ مین جو ایک صحرا تین ہزار میل لمبا ہے اوسکی شمالی ملک کو بربر کہتے ہین ۔

(۴) سیلون لنکا کو کہتے ہین ۔ ہندوستان کے مغربی ساحل پر جو ملک ہے اوسے ملیبار کہتے ہین ۔ سیلون اور ملیبار مین اپتک عرب کی نسل موجود ہے ۔ جبرالٹر کو عرب جبل طارق اور جبل الفتح کہتے ہین ۔ ابو عبد الرحمن موسے بن نصیر نے جب اپنے غلام طارق کو اندلس کی مہم پر بہیجا تو وہ اول اسی پہاڑ پر پہنچا تہا گویا یہ پہاڑ فتح اندلس کا دروازہ تہا اسی لئے اسکے یہ دو نام رکہے گئے

آثار عظمت اہل اسلام

نہین اس[1] طبق پر کوئی بر اعظم | ہون جسمین اونکی عمارات محکم
عرب، ہند، مصر، اندلس، شام، دیلم | بناؤن سے ہے اونکی معمور عالم
تہین کوہ آدم سے تا کوہ بیضا | ملیگا جہان جاؤگے کہوج اونکا
وہ سنگین محل اور وہ اونچی سفالی | جمی جنکے کہنڈرون پہ ہے آج کائی
وہ مرقد کہ گنبد ہے جنکے طلائی | وہ معبد جہان جلوہ گر تہی خدائی
زمانے نے گو اونکی برکت اوٹہالی | نہین کوئی ویرانہ پر اونسے خالی

خلافت اندلس

ہوا اندلس[2] اونسے گلزار یکسر | جہان اونکے آثار باقی ہین اکثر
جو چاہے کوئی دیکہہ لے آج جاکر | یہ ہے بیت حمرا کے گویا زبان پر
کہ تہے آل عدنان سے میرے بانی | عرب کی ہون مین اس زمین پر نشانی

(۱) اس طبق کا اشارہ زمین کے نصف کرۂ علیا کی طرف ہے جسمین ہم موجود ہین ۔ دیلم گیلان کے پاس ایک پہاڑی ملک بحیرۂ کسپین کے جنوب مین واقع ہی ۔ پہلے یہ دونو ملک ایران کی حدود مین شامل تہے اب روس کے ماتحت ہین ۔ لنکا مین جو سلسلہ پہاڑون کا ہے اوسمین سب سے اونچی چوٹی قلۂ آدم یا کوہ آدم ہے کوہ بیضا اندلس مین ہے جسکو اہل یوروپ سیرا نیوڈا کہتے ہین ۔ چونکہ اسکی چوٹی برف سے سفید رہتی ہے اسلئے عرب اسکو قلۂ بیضا کہتے تہے ۔ اور اسکا قدیم نام سولرا ہے ۔

(۲) اندلس یعنی اسپین مین سات سو برس تک عیسائی قوم مسلمانون کی محکوم رہی ۔ یہ عمارت شہر گرینڈا مین جسکو عرب غرناطہ کہتے تہے اہل اسلام کی بڑی یادگار ہے ۔ خلفاے بنی امیہ مین سے دوسرے خلیفہ کے عہد مین تیار ہوئی تہی اور اٹہارہوین خلیفہ کے عہد مین اہل اسپین نے مسلمانون سے چہین لی ۔ بنی امیہ اور بنی ہاشم دونو عدنان کی اولاد مین ہین اسی لیے خلفاے اندلس کو جو کہ بنی امیہ تہے آل عدنان کہا گیا ہے ۔

ہویدا ہے غرناطہ (۱) سے شوکت انکی
عیاں ہے بلنسیہ سے قدرت انکی
بطلیوس کو یاد ہے عظمت انکی
ٹپکتی ہے قادس مین سے حسرت انکی

نصیب انکا اشبیلیہ مین ہے سوتا
شب و روز ہے قرطبہ ان کو روتا

کوئی قرطبہ کے کھنڈر جاکے دیکھے
مساجد کے محراب و در جاکے دیکھے
حجازی امیرون کے گھر جاکے دیکھے
رہا اوجڑا ہوا گر تو فر جاکے دیکھے

جلال انکا کھنڈرون مین ہے یون چمکتا
کہ ہو خاک مین جیسے کندن دمکتا

(۱) غرناطہ (گرینڈا) اندلس مین نہایت خوش سواد اور خوش اسلوب شہر ہے اندلس کا ایک صوبہ جسمین غرناطہ ہے اسی نام سے مشہور ہے - ابو علی عمر بن محمد شلوبینی امام نحو اسی صوبہ کا رہنے والا ہے - بلنسیہ (ولنسیہ) اندلس کے شرقی حصہ مین ایک نہایت عمدہ شہر ہے جسکا سواد باغوں اور نہرون سے مالا مال ہے - بطلیوس (بدجوز) قرطبہ کے شمال مغرب مین چھ دن کے فاصلہ پر بہت بڑا شہر ہے اسمین متوکل ابن عمر افطس نے نہایت عالیشان عمارتین بنوائی تہین - ابن قلاس نے اسکی یاد مین بہت حسرت ناک شعر لکھے ہین - قادس جسکو انگریزی مین کیڈس بولتے ہین اندلس مین ایک چھوٹا سا جزیرہ بارہ میل لمبا خلیج زقاق (بے اف کیڈس) کے متصل واقع ہے اشبیلیہ (سویل) اندلس کے دار الخلافون مین سے ہے اور قرطبہ سے چار دن کے فاصلہ پر واقع ہے قرطبہ (کارڈوا) اندلس کا نہایت نامی اور بہت بڑا شہر ہے اسکی فصیل پتھر کی ہے - اسمین سولہ سو مسجدین اور نو سو حمام اور پچاس شفا خانے اور اسی عام مدرسے خلفاے اُمویہ کے عہد مین تھے - ناصر اموی نے اسکے غرب مین ایک شہر بالاے کوہ آباد کیا تھا جسکا نام زہرا رکھا تھا اور جسکا ذکر سید یحیی قرطبی نے اپنے مرثیہ مین کیا ہے -

حالات بغداد

وہ مشہور پایۂ تخت عباسیون کا (۱) — لب دجلہ اڑتا تھا جسکا پھریرا
ثمر خشک جسکا پڑتا تھا سایہ — عراق عرب جسپہ تھا فخر کرتا

ہوئی سرنگون جسکی ماتے جھنڈی — ہے جو آج کل ایک تجارت کی منڈی

سنے گوش عبرت سے گر جاکے انسان — تو وہان ذرہ ذرہ یہ کرتا ہے اعلان
کہ تھا جن دنون مہر اسلام تابان — ہوا یہان کی تھی زندگی بخش دوران

پڑی خاک اتھنز (۲) مین جان یہین سے — ہوا زندہ پھر نام یونان یہین سے

(۱) اس سے مراد بغداد ہے جو ۱۳۲ھ ہجری سے ۶۵۶ھ تک عباسیون کا دار الخلافہ رہا۔ یہ شہر عراق عرب مین دجلہ کے دونو کنارون پر آباد ہے۔ غربی کنارہ کی آبادی کو کرخ کہتے ہین اور شرقی کو عسکر مہدی اور رصافہ۔ عراق عرب وہ ملک ہے جسکے غرب مین جزیرہ (مابین دجلہ و فرات) اور شرق مین بلاد کوہستان یعنی عراق عجم ہے۔ اسکے مشہور شہر قادسیہ۔ کوفہ۔ بغداد۔ مدائن۔ بابل۔ نہروان۔ واسط۔ بصرہ۔ وغیرہ ہین۔

(۲) یہ شہر قدیم سے یونان کا دار الحکومت ہے۔ یونان کے بڑے بڑے حکیم اور مقنن اسی شہر کے تھے۔ اسیواسطے عرب اسکو مدینۃ الحکما کہتے تھے۔ خلفائے عباسیہ نے صرف یونان ہی کا نام زندہ نہین کیا بلکہ انکے عہد مین رومی فارسی سنسکرت سریانی وغیرہ کے بے شمار ترجمے عربی زبان مین ہوئے۔ ابوجعفر منصور نے ایلچی بھیجکر قیصر روم سے کتب حکمیہ کی نقلین اور ترجمے منگائے۔ تحریر اقلیدس۔ مجسطی اور کلیلہ دمنہ کا ترجمہ کرایا۔ رشید نے اکثر علوم مین بڑی بڑی کتابین لکھوائین۔ مامون نے جزیرہ قبرس سے یونانی فلسفہ کی بہت سی کتابین بہم پہنچائین اور یوروپ مین جہان کہین ایسی کتابون کا پتا لگا وہان سے طلب کین۔

وہ لقمان و سقراط کے درّ مکنون (۱)
وہ اسرار بقراط و درس فلاطون
ارسطو کی تعلیم سولن کے قانون
پڑے تھے کسی قبر کہنہ میں مدفون

یہیں آکے مہر سکوت انکی ٹوٹی
اسی باغ رعنا سے بو انکی پھوٹی

یہ تھا علم پر وہان توجہ کا عالم
کہ ہو جیسے مجروح جویاے مرہم
کسی طرح پیاس انکی ہوتی نہ تھی کم
بجھاتا تھا آگ انکی باران شبنم

حریم خلافت میں اونٹوں پہ لدکر
چلے آتے تھے مصر و یونان کے دفتر

وہ تارے جو تھے شرق میں لمعہ افگن
یہ تھا انکی کرنوں سے تا غرب روشن
نوشتوں سے ہیں جنکے اب تک مزین
کتب خانہ پیرس و روم و لندن

پڑا غلغلہ جنکا تھا کشوروں میں
وہ سوتے ہیں بغداد کے مقبروں میں

(۱) لقمان ایک نامی فصیح و بلیغ ہے جو حضرت عیسیٰ سے تقریباً چھ سو برس پہلے یونان میں ہوا ہے۔ اسکی کہانیاں جنکو عرب امثال لقمان کہتے ہیں بیسیوں زبانوں میں ترجمہ ہوئے ہیں۔ یوروپ کے مورخ کہتے ہیں کہ یہی کہانیاں ہیں جنہوں نے وحشیوں کو شایستہ اور ظالموں کو رحم دل اور سرکشوں کو فرمان بردار بنایا ہے۔ آخر مقام ڈلفی میں اسپر لامذہبی کا الزام لگایا گیا اور پہاڑ پر سے نیچے گرا کر مار ڈالا گیا۔ سقراط ایتھنز کا رہنے والا نہایت مشہور حکیم اور نوع انسان کا رہنما اور خیر خواہ ہے اسکے وعظ اور نصیحت کی تمام یونان میں دھوم تھی۔ لوگوں نے اسکے اقوال نہایت سعی و کوشش سے جمع کئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ سے چار سو برس پہلے اسکو زہر دیا گیا اور اوسی میں وفات پائی۔ سولن بھی ایتھنز کا رہنے والا تھا۔ یہ اور لائی کرگس یونان کے مشہور مقنن ہیں۔

وہ سنجار(۱) کا اور کوفہ کا میدان | فراہم ہوئے جسمین مساحِ دوران

گرہ کی مساحت کے پہیلے اساسان | ہوئی جزو سے قدر کل کی نمایان

زمانہ وہان آجتک نوحہ گر ہے | کہ عباسیون کی سبھا وہ کدھر ہے

سمرقند(۲) سے اندلس تک سراسر | اونہین کی رصدگاہین تہین جلوہ گستر

سوادِ مراغہ مین اور قاسیون پر | زمین سے صدا آرہی ہے برابر

کہ جنکی رصدگہ کے یہ باقی نشان ہین | وہ اسلامیون کے منجم کہان ہین

(۱) زمین جزیرہ (مابین دجلہ و فرات) مین جو سرزمین دیار ربیعہ کے نام سے مشہور ہے سنجار اوسکا ایک قدیم مشہور شہر ہے۔ یہان ایک بہت بڑا کفِ دست میدان ہے جسکو عرب بریّہ کہتے ہین۔ ایکبار اس میدان مین اور دوسری بار کوفہ کے میدان مین مامون بن رشید کے حکم سے مہندس لوگ جمع ہوئے اور کرۂ ارض کے ایک درجۂ دائرۂ عظیمہ کی پیمایش کی اور محیط کرہ کو چوبیس ۲۴ ہزار میل مشخص کیا۔ موسیٰ بن شاکر کے چار بیٹے جنکی کتاب حِیَل بنی موسے مشہور ہے یعنی ابوجعفر۔ محمد۔ احمد۔ حسین۔ اس کام پر بہیجے گئے تہے۔

(۲) سمرقند اور اندلس کی رصدگاہونکے کہنڈر ابتک موجود ہین۔ مراغہ آذربیجان مین مروان بن محمد کا آباد کیا ہوا شہر ہے۔ اس شہر کے باہر ایک بلندی پر ہلاکو خان نے اپنے عہد مین خواجہ نصیر الدین طوسی وغیرہ سے ایک رصدگاہ بنوائی تہی۔ قاسیون دمشق کے شمال مین ایک پہاڑ ہے۔ مشہور ہے کہ قابیل نے ہابیل کو یہین قتل کیا تہا۔ مامون رشید نے سنہ ۲۱۵ ہجری مین قاسیون اور بغداد مین خالد بن عبدالملک وغیرہ سے رصدگاہین بنوانی شروع کی تہین۔ سنہ ۲۱۸ مین جب وہ مرگیا تو وہ رصدین ناتمام چہوڑ دی گئین۔ پہر شرف الدولہ بن عضد الدولہ نے بغداد مین ویجن بن رستم کوہی وغیرہ سے رصد بنوائی

مورخ ہین جو آج تحقیق والے (۱) | تفحص کے ہین جسنے آئین نرالے
جنہون نے ہین عالم کے دفتر کھنگالے | زمین کے طبق سربسر چہان ڈالے
عرب ہی نے دل اونکے جاکر ابہارے | عرب ہی سے وہ ہرنے سیکھے ہین سارے

اندہیرا تواریخ پر چہا رہا تہا | ستارہ روایت کا گہنا رہا تہا
درایت کے سورج پہ ابر آرہا تہا | شہادت کا میدان دہندلا رہا تہا
سرِرہ چراغ ایک عرب نے جلایا | ہر اک قافلہ کا نشان جس سے پایا

گروہ ایک جویا تہا علم نبی کا (۲) | لگا یا پتا جسنے ہر مفتری کا
نہ چہوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا | کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون | نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون

(۱) یعنی اہل یوروپ جو آج علم تاریخ مین تمام عالم پر فایق ہین اور جنہون نے علم لسان اور علم جیولوجی اور مختلف قومون کی قدیم مذہبی کتابون سے زمانہ قدیم کے حالات استخراج کئے ہین اس فن مین اونکے اقرار کے موافق اونکے اُستاد عرب ہی تہے ۔ افسوس ہے کہ عرب کی تاریخی کتابین مسلمانون مین نہین پائی جاتین بلکہ انگلستان ۔ جرمنی ۔ فرانس اور روم کے کتب خانون مین دفتر دفتر موجود ہین ۔ ابو راشد ۔ حاجی خلفہ ابن بطوطہ ۔ ابن العاشر مجریطی ۔ مسعودی ۔ طبری ۔ حمزہ ۔ صفہانی وغیرہ وغیرہ انمین سے ایک کی کتاب بہی ہمنے کبہی نہین دیکہی مگر یہ سب بیہا نسخے یوروپ کے کتب خانون مین جابجا موجود ہین ۔

(۲) اس گروہ سے مراد محدثین اہل اسلام ہین ۔ جرح محدثین کی اصطلاح مین کسی راوی کو بے پروا یا بد حافظہ یا جہوٹا یا جعل ساز وغیرہ ثابت کرنا ہے اور تعدیل کسی راوی کو مقبول یا قوی الحفظ یا سچا یا معتمد علیہ وغیرہ ٹہیرانا —

اسی دُھن مین آسان کیا ہر سفر کو — اسی شوق مین طی کیا بحر و بر کو
سنا خازنِ علمِ دین جس بشر کو — لیا اوس سے جاکر خبر(۱) اور اثر کو

پھر آپ اوسکو پرکھا کسوٹی پہ رکھکر — دیا اَور کو خود مزا اوسکا چکھکر

کیا فاش راوی مین جو عیب پایا — مناقب(۲) کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ مین جو قبح نکلا جتایا — ائمہ مین جو داغ دیکھا بتایا

طلسمِ ورع ہر مقدس کا توڑا — نہ مُلّا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

رجال(۳) اور اسانید کے جو ہین دفتر — گواہ اونکی آزادگی کے ہین یکسر
نہ تھا اونکا احسان یہ ایک اہلِ دین پر — وہ ہین اسمین ہر قوم و ملت کے رہبر

لبرٹی مین جو آج فائق ہین سب سے — بتائین کہ لبرل بنے ہین وہ کب سے

(۱) خبر اور اثر حدیث کی قسمین ہین

(۲) مناقب خوبیان ۔ مثالب عیوب ۔ محدثین نے راویون کے حالات بیان کرنے مین انصاف اور آزادی کا پورا پورا حق ادا کیا ہے ۔ اگر پرہیزگارون مین کوئی واقعی عیب دیکھا اوسے ظاہر کردیا اور اگر فاسقون مین کوئی خوبی پائی اوسے بھی اخفا نہین کیا ۔ یہ طریقہ بھی اہل یورپ نے عرب ہی سے سیکھا -

(۳) رجال سے مراد علم رجال ہے جسمین عالمون اور حدیث کے راویون کا حال نہایت صحت سے لکھا گیا ہے اور اسانید سے مراد علم حدیث ہے جسمین متن حدیث کے ساتھ ایک ایک راوی کا نام ذکر کیا گیا ہے ۔ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب نے لکھا ہے کہ "علم رجال پر مسلمان جتنا فخر کرین بجا ہے نہ ایسی کوئی قوم گذری اور نہ ایسی ہے جسنے مسلمانون کی طرح بارہ سو برس تک علما کے حالات زندگی لکھے ہون ۔ ہمکو پانچ لاکھ مشہور عالمون کا تذکرہ انکی کتابون سے مل سکتا ہے "۔ لبرٹی انگریزی مین آزادی کو اور لبرل آزاد کو کہتے ہین -

فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤ خوردہ — بلاغت کے رستے تھے سب نا سپردہ
ادہر روم کی شمع انشا تھی مردہ — ادہر آتش پارسی تھی فسردہ
یکایک جو برق اک چمکی عرب کی(۱) — کھلی کی کھلی رہ گئی آنکھ سب کی

عرب کی جو دیکھی وہ آتش زبانی — سنی برمحل اونکی شیوا بیانی
وہ اشعار کی دلنشین بیشہ دوانی — وہ خطبون کی مانند دریا روانی
وہ جادو کے جملے وہ فقرے فسون کے — تو سمجھے کہ گویا تھے ہم اب تک گونگے

سلیقہ کسی کو نہ تھا مدح و ذم کا — نہ ڈھب یاد تھا شرح شادی و غم کا
نہ انداز تلقین و وعظ و حکم کا — خزانہ تھا مدفون زبان اور قلم کا
نواسنجیان اور لٹنے سیکھیں پپیہے — زبان کھولدی سب کی نطق عرب نے

(۱) فصاحت بلاغت عرب کا ذاتی جوہر تھا۔ معرکہ جنگ مین اونکی تقریرون سے مبارزون کے دل بڑھتے تھے اور حریفون کے جی چھوٹ جاتے تھے۔ اونہین کی زبانین تھین جو لڑائیون مین تیر و سنان کا کام دیتی تھین۔ جان ڈیون پورٹ نے لکھا ہے کہ "عرب کے علم ادب نے روم اور یونان کے علم ادب مین از سر نو جان ڈالی تھی" اور پنشل ٹرنسلیشن کمیٹی کی پہلی تجویز مین اسبات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ "فن ادب اور خصوصاً قصص و حکایات مین کوئی عرب کا ہمسر نہین ہوا" اہل یورپ کے ہان جو آجکل اسپیچ کا دستور ہے جو کہ عام جلسون اور قومی مجمعون اور لڑائی وغیرہ کے موقعون پر کیجاتی ہے غالباً اندلس کے مسلمانون سے اونکے ہان پہنچی ہے۔

زمانہ مین پہلی طب اونکی بدولت ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم و ملت
نہ صرف ایک مشرق مین تہی انکی شہرت مسلم تہی مغرب تک اونکی حذاقت
سلرنو(۱) مین جو ایک نامی مطب تہا وہ مغرب مین عطا مشک عرب تہا
ابوبکر رازی . علیؓ ابن عیسے(۲) حکیم گرامی حسینؒ ابن سینا
حنینؒ ابن اسحق قسیس دانا ضیاءؒ ابن بیطار راس الاطبا
انہیں کے ہین مشرق مین سب نام لیوا انہیں سے ہوا پار مغرب کا کہیوا

(۱) سلرنو . نیپلس صوبۂ اٹلی کا مشہور شہر ہے . وہان مسلمانون کا ایک نامی گرامی مدرسہ تہا جسمین طب کی علمی و عملی تعلیم ہوتی تہی اور تمام یوروپ سے لوگ طب سیکہنے کو یہان آتے تہے (رسالہ کوس موس مصنفہ ہنبرلٹ جلد ۲)

(۲) اسکی تصنیفات ۱۱۳ ضبط کی گئی ہین جنمین سے اکثر طب مین ہین . اول رے مین اور پہر بغداد مین مدتون علاج کیا اور آخر عمر مین اندہا ہوگیا . ۳۲۰ہ ہجری مین وفات پائی . علیؓ بن عیسے کو جیمبرس کی سائیکلوپیڈیا مین نہایت نامی اطبائے اسلام مین سے شمار کیا ہے . ابوعلی الحسینؒ کا قانون صدہا برس تک یوروپ کے مدرسون مین پڑہایا گیا ہے . اسکی تصنیفات مختلف علوم مین چالیس کے قریب شمار کی گئی ہین جنمین سے کتاب حاصل و محصول کی ۲۰ شفا کی ۱۸ قانون کی ۱۴ کتاب الانصاف کی ۲۰ لسان العرب کی ۱۰ جلدین نہایت ضخیم ہین . ۴۲۸ہ ہجری مین اٹہاون برس کی عمر مین مرا اور ہمدان مین مدفون ہوا . حنینؒ عبادان کا رہنے والا عیسائی مذہب بہت بڑا نامی طبیب ہے . چونکہ اسنے خلفائے عباسیہ کے ہان نشو و نما پائی تہی اور متوکل کے عہد مین سررشتۂ ترجمہ کا افسر بہی تہا اور اوسکا وطن بہی عراق عرب تہا اسلیئے حکمائے اسلام مین شمار کیا گیا ہے ضیاءؒ الدین ابن بیطار اندلسی علم نباتات مین بے مثل و یکتا تہا . نباتات کی تحقیقات مین دور دور کے سفر کیے ادویہ مفردہ کے بیان مین اکثر کتابین لکہی ہین . مصر کے تمام حکیم اسکو اپنا پیشوا جانتے تہے ۶۴۶ہ مین قضا کی

عربی علوم

غرض فن ہیں جو مایۂ دین و دولت — طبیعی الٰہی ریاضی و حکمت
طب اور کیمیا ہندسہ اور ہیئت — سیاست تجارت عمارت فلاحت
لگاؤ گے کھوج اُن کا جا کر جہاں تم — نشاں اُن کے قدموں کے پاؤ گے واں تم

عرب کا احسان

ہوا گو کہ پامال بُستان عرب کا — مگر اک جہاں[1] ہے غزلخوان عرب کا
ہرا کر گیا سب کو باران عرب کا — سپید و سیہ پر ہے احسان عرب کا
وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی — لنگوٹی ہی ہنگی ہمیشہ عرب کی

رہے جب تک ارکانِ اسلام برپا — چلن اہلِ دیں کا رہا سیدھا سادہ
رہا میل سے شہد صافی مصفا — رہی کھوٹ سے سیم خالص مُبرا
نہ تھا کوئی اسلام کا مرد میداں — علم ایک تھا شش جہت میں فشاں

تنزل اسلام

پہ گدلا ہوا جبکہ چشمہ صفا کا — گیا چھوٹ سر رشتہ دینِ ہُدیٰ کا
رہا سر پہ باقی نہ سایہ ہما کا — تو پورا ہوا عہد تھا جو خدا کا
کہ ہم نے بگاڑا[2] نہیں کوئی اب تک — وہ بگڑا نہیں آپ دنیا میں جب تک

(۱) یورپ کے اکثر مورخ مثل اڈورڈ گبن۔ ہنری لوئیس۔ ڈاکٹر سیلی۔ سدلیو فرانسیسی۔ سکندر ہمبلٹ وغیرہ وغیرہ اسبات کے معترف ہیں کہ ہمارے فضل و کمال کا سرچشمہ عرب تھا۔

(۲) جیسا سورۂ رعد میں وارد ہے کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم یعنی خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ آپ اپنی حالت نہیں بدلتے

پڑے اونپہ وقت آکے پڑنے لگے اب / وہ دنیا مین بگڑ او جڑنے لگے اب
پہرے اونکے میلے بچہڑنے لگے اب / بنے تہے وہ جیسے بگڑنے لگے اب

ہری کہیتیان جل گئین لہلہا کر / گہٹا کہل گئی سارے عالم پہ چہا کر

نہ ثروت رہی اونکی قائم نہ عزت / گئے چہوڑ ساتہ اونکا اقبال و دولت
ہوئے علم و فن اونسے ایک ایک رخصت / مٹین خوبیان ساری نوبت بنوبت

رہا دین باقی نہ اسلام باقی / اک اسلام کا رہگیا نام باقی

تمثیل اقوام عالم

ملے کوئی ٹیلا اگر ایسا اونچا / کہ آتی ہو وانسے نظر ساری دنیا
چڑہے اوسپہ پہر ایک خردمند دانا / کہ قدرت کے دنگل کا دیکہے تماشا

تو قومون مین فرق اسقدر پائیگا وہ / کہ عالم کو زیر و زبر پائیگا وہ

وہ دیکہیگا ہر سو ہزارون چمن وان / بہت تازہ تر صورت باغ رضوان
بہت اونسے کمتر پہ سرسبز و خندان / بہت خشک اور بے طراوت مگر وان

نہین لائے گو برگ و بار اونکے پودے / نظر آتے ہین ہونہار اونکے پودے

تمثیل ملت اسلامیہ

پہر اک باغ دیکہیگا اوجڑا سراسر / جہان خاک اوڑتی ہے ہر سو برابر
نہین تازگی کا کہین نام جسپر / ہری ٹہنیان جہڑ گئین جسکی جلکر

نہین پہول پہل جسمین آنیکے قابل / ہوئے روکہ جسکے جلانیکے قابل

جہان نہر کا کام کرتا ہے باران — جہان آکے دیتا ہے رو ابر نیسان
ترڈو سے جو اور ہوتا ہے ویران — نہیں اس جسکو خزان اور بہاران

یہ آواز پیہم وہان آرہی ہے — کہ اسلام کا باغ ویران یہی ہے

وہ دین حجازی کا بیباک بیڑا — نشان جسکا اقصائے عالم مین پہنچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جسکا — نہ عُمان[1] مین ٹھٹکا نہ قلزم مین جھجکا

کئے پے سپر جسنے ساتون سمندر — وہ ڈوبا دہانہ مین گنگا کے آکر

اگر کان دہر کر سنین اہل عبرت — تو سیلون سے تا بہ کشمیر دشت
زمین ز روکہہ تن پہول پہل ز زینت — یہ فریاد سب کر رہے ہین بہ حسرت

کہ ہا کل فخر تہا جنسے ہندوستان کو — ہوئے آج سب ننگ ہندوستان ڈوبا

حکومت نے لتے کیا گر کنارا — تو اسمین نہ تہا کچہ تمہارا اجارہ
زمانہ کی گردش سے ہے کسکو چارہ — کبہی یان ہے ہمن کبہی وان ہے دارا

نہین بادشاہی کچہ آخر خدائی — جو ہے آج اپنی تو کل ہے پرائی

ہوئی مقتضی جبکہ حکمت خدا کی — کہ تعلیم جاری ہو خیر الورے کی
بڑی دہوم عالم مین دین ہدے کی — تو عالم کی تمکو حکومت عطا کی

کہ پہیلاؤ دنیا مین حکم شریعت — کرو ختم بندون پہ مالک کی حجت

(۱) خلیج عمان عرب اور بلوچستان کے درمیان ہے۔ بحر قلزم یعنی بحر احمر کو قلزم کہتے ہیں

ادا کر چکی جب حق اپنا حکومت
رہی اب نہ اسلام کو اوسکی حاجت
مگر حیف اے فخر آدم کی امت
ہوئی آدمیت بھی ساتھ اوسکے رخصت
حکومت تھی گویا کہ اک جھول تمپر
کہ اوڑتے ہی اوسکے نکل آئے جوہر

زمانہ مین ہین ایسی قومین بہی کچھ (۱)
نہین جنمین تخصیص فرمانروائی
پر آفت کہین ایسی آئی نہوگی
کہ گھر گھر یہان چھا گئی ایک پستی
خروس اور شہباز سب اوج پر ہین
مگر ایک ہم ہین کہ بے بال و پر ہین

وہ ملت کہ گردون پہ جسکا قدم تہا
ہر اک کھونٹ مین جسکا برپا علم تہا
وہ فرقہ جو آفاق مین محترم تہا
وہ امت لقب جسکا خیر الامم تہا
نشان اوسکا باقی ہے صرف اسقدر یان
کہ گنتے ہین اپنے کو ہم بہی مسلمان

وگرنہ ہماری رگون مین لہو مین
ہمارے ارادون مین اور جستجو مین
دلون مین زبانون مین اور گفتگو مین
طبیعت مین فطرت مین عادت مین خو مین
نہین کوئی ذرہ نجابت کا باقی
اگر ہو کسی مین تو ہے اتفاقی

ہماری ہر اک بات مین سفلہ پن ہے
کمینون سے بدتر ہمارا چلن ہے
لگا نام آبا کو ہمسے گہن ہے
ہمارا قدم ننگ اہل وطن ہے
بزرگون کی توقیر کھوئی ہے ہمنے
عرب کی شرافت ڈبوئی ہے ہمنے

(۱) جیسے پارسی، یہودی، ہندو وغیرہ۔ خروس سے محکوم اور شہباز سے حاکم قومین مراد ہین

عام قومین
مسلمانان ہندوستان

نہ قومون مین عزت نہ جلسون مین وقعت
نہ اپنون سے الفت نہ غیرون سے ملت
مزاجون مین سستی دماغون مین نخوت
خیالون مین پستی کمالون سے نفرت
عداوت نہان دوستی آشکارا
غرض کی تواضع غرض کی مدارا

نہ اہلِ حکومت کے ہمراز ہین ہم
نہ درباریون مین سرافراز ہین ہم
نہ علمون مین شایان اعزاز ہین ہم
نہ صنعت مین حرفت مین ممتاز ہین ہم
نہ رکھتے ہین کچھ منزلت نوکری مین
نہ حصہ ہمارا ہے سوداگری مین

تنزل نے کی ہے بری گت ہماری
بہت دور پہنچی ہے نکبت ہماری
گئی گذری دنیا سے عزت ہماری
نہین کچھ اوبھرنیکی صورت ہماری
پڑے ہین اک امید کے ہم سہارے
توقع پہ جنت کی جیتے ہین سارے

سیاحت کی گون ہین نہ مردِ سفر ہین
خدا کی خدائی سے ہم بیخبر ہین
دیوارین گھر کی جو پیشِ نظر ہین
ہی اپنے نزدیک حدِ بشر ہین
ہین تالاب مین مچھلیان کچھ فراہم
وہی اونکی دنیا وہی اونکا عالم

بہشت اور ارم سلسبیل اور کوثر
پہاڑ اور جنگل جزیرے سمندر
اسیطرح کے اور بھی نام اکثر
کتابون مین پڑھتے رہے ہین برابر
پہ جب تک نہ دیکھین کہین کس یقین کر
کہ یہ آسمان پر ہین یا ہین زمین پر

تضییع اوقات

وہ بے مول پونجی کہ ہے اصل دولت
وہ شایستہ ملکون کا گنج سعادت
وہ آسودہ قومون کا راس البضاعت
وہ دولت کہ ہی وقت جس سے عبارت
نہین اسکی وقعت نظر مین ہماری
یونہین مفت جاتی ہے برباد ساری

اگر ہمسے مانگے کوئی ایک پیسا
تو ہوگا کم و بیش بار اوسکا دینا
مگر ہان وہ سرمایہ دین و دنیا
کہ ایک ایک لمحہ ہے انمول جسکا
نہین کرتے خست اوڑانے مین اسکے
بہت ہم سخی ہین لٹانے مین اوسکے

اگر سانس دن بھر کے سب گنئین ہم
تو نکلینگے انفاس ایسے بہت کم
کہ ہو جنمین کل کے لیے کچھ فراہم
یونہین گذرے جاتے ہین دن اپنے پیہم
نہین کوئی گویا خبردار ہم مین
کہ یہ سانس آخر ہین اب کوئی دم مین

گڈریے کا وہ حکم بردار کتا
کہ بھیڑون کی ہر دم ہے رکھوالی کرتا
جو ریوڑ مین ہوتا ہے پتے کا کھڑکا
تو وہ شیر کی طرح پھرتا ہے بپھرا
گر انصاف کیجے تو ہے ہمسے بہتر
کہ غافل نہین فرض سے اپنے دم بھر

اہل یورپ کا ضبط اوقات

وہ قومین جو سب راہین طے کر چکی ہین
ذخیرے ہر اک جنس کے بھر چکی ہین
ہر اک بوجھ بار اپنے سر دھر چکی ہین
ہوئین تب ہین زندہ کہ جب مر چکی ہین
اوسیطرح راہ طلب مین ہین پویا
بہت دور ابھی اونکو جانا ہے گویا

کسی وقت جی بہر کے سوتے نہین وہ
کبہی سیر محنت سے ہوتے نہین وہ
بضاعت کو اپنی ڈبوتے نہین وہ
کوئی لحظہ بیکار کہوتے نہین وہ
نہ چلنے سے تہکتے نہ اوکتاتے ہین وہ
بہت بڑہ گئے اور بڑہے جاتے ہین وہ

مگر ہم کہ اب تک جہان تہے وہین ہین
جمادات کی طرح بار زمین ہین
ہین دنیا مین ایسے کہ گویا نہین ہین
زمانہ سے کچہ ایسے فارغ نشین ہین
کہ گویا ضروری تہا جو کام کرنا
وہ سب کر چکے ایک باقی ہے مرنا

یہان اور ہین جتنی قومین گرامی
خود اقبال ہے آج اونکا سلامی
تجارت مین ممتاز دولت مین نامی
زمانہ کے ساتہی ترقی کے حامی
نہ فارغ ہین تعلیم اولاد سے وہ
نہ غافل ہین ہستی کی بنیاد سے وہ

دکان اونکی ہے اور بازار اونکا
بنج اونکا ہے اور بیوپار اونکا
زمانہ مین پہیلا ہے بیوپار اونکا
ہے پیر وجوان برسر کار اونکا
مدار اہلکاری کا ہے اب اونہین پر
اونہین کے ہین آفس اونہین کے ہین دفتر

دفتر ۱۲

معزز ہین ہر ایک دربار مین وہ
گرامی ہین ہر ایک سرکار مین وہ
نہ رسوا ہین عادات و اطوار مین وہ
نہ بدنام گفتار و کردار مین وہ
نہ پیشہ سے حرفہ سے انکار اونکو
نہ محنت مشقت سے کچہ عار اونکو

طبیعت مین ایک ایک کی ہے کھاری ۔ برا سُنکے کرتے ہین وہ بُرد باری
تو اَنضع ہے سبکی رگ و پے مین ساری ۔ دماغ اونکے ہین کبر و نخوت سے عاری
نہ باتون مین اونکی حقارت کسیکی ۔ نہ جلسون مین اونکے مذمت کسیکی

جو گرتے ہین گر کر سنبھل جاتے ہین وہ ۔ پڑے رُزد تو بچکر نکل جاتے ہین وہ
ہر ایک سانچہ مین جا کے ڈہل جاتے ہین وہ ۔ جہان رنگ بدلا بدل جاتے ہین وہ
ہر اک وقت کا مقتضے جانتے ہین ۔ زمانہ کے تیور وہ پہچانتے ہین

مگر ہے ہماری نظر اتنی اونچی ۔ کہ یکسان ہے وہان سب بلندی و پستی
نہین اب تک اصلاً خبر ہمکو یہ بھی ۔ کہ ہے کون مُردار کتنیا ترقی
جدہر کہولکر آنکھہ ہم دیکھتے ہین ۔ زمانہ کو اپنے سے کم دیکھتے ہین

زمانہ کی بیدردی

زمانہ کا دن رات ہے یہ اشارا ۔ کہ ہے آشتی مین مرے یہان گزارا
نہین پیروی جنکو میری گوارا ۔ مجھے اونسے کرنا پڑے گا کنارا
سدا ایک ہی رُخ نہین ناو چلتی ۔ چلو تم اودہر کو ہوا ہو جدہر کی

خزان قوم

چمن مین ہوا آچکی ہے خزان کی ۔ پہری ہے نظر دیر سے باغبان کی
صدا اَور ہے بُلبُلِ نغمہ خوان کی ۔ کوئی دم مین حلت ہے اب گلستان کی
تباہی کے خواب آرہے ہین نظر سب ۔ مصیبت کی ہے آنیوالی سحر اب

فلاکت جسے کہئے اُمّ الجرائم
بناتی ہے انسان کو جو بہائم
نہین رہنے ایمان پہ دل جس سے قائم
مصلّی ہین اُلجھے جس سے نہ صائم
وہ یون اہل اسلام پر چھا رہی ہے
کہ مسلم کی گویا نشانی یہی ہے

کہین مکر کے گُر سکھاتی ہے ہمکو
کہین جہوٹ کی لَو لگاتی ہے ہمکو
خیانت کی چالین سجھاتی ہے ہمکو
خوشامد کی گھاتین بتاتی ہے ہمکو
فسون جبکہ باقی نہین کارگر وہ
تو کرتی ہے آخر کو دریوزہ گر وہ

یہان جتنی قومین ہمارے سوا ہین
یہان لاکھ مین دو اگر اغنیا ہین
ہزار اونمین خوش ہین تو دو بینوا ہین
تو سو نیم بسمل ہین باقی گدا ہین
ذرا کام غیرت کو فرمائین گر ہم
تو سمجھین کہ ہین مبتذل کسقدر ہم

بگاڑے ہین گردش نے جو خاندانی
دلون مین ہے یکقلم سب نے ٹھانی
نہین جانتے بلکہ روٹی کمانی
کہ کیجے بسر مانگ کر زندگانی
جہان قدردانون کا ہین کھوج پاتے
پہنچتے ہین وان مانگتے اور کھاتے

کہین باپ دادا کا ہین نام لیتے
کہین روشناسی سے ہین کام لیتے
کہین جہوٹے وعدون پہ ہین دام لیتے
یونہین سبکو دم دیکے ہین دام لیتے
بزرگون کے نازان ہین جس نام پر وہ
اوسے بیچتے پہرتے ہین دربدر وہ

یہ ہیں ڈہنگ اون تازہ آفت زدوں کے ... بہت کم زمانہ ہوا جنکو بگڑے
ابہی ایک عالم ہے آگاہ جنسے ... کہین کسکے بیٹے وہ اور کسکے پوتے
جنہیں دیس میں سب جانتے ہیں ... حسب اور نسب جنکا پہچانتے ہیں

مگر مٹ چکا جنکا نام و نشان ہے ... پرانی ہوئی جنکی اب داستان ہے
فسانون مین قصون مین جنکا بیان ہے ... بہت نسل پر ننگ اونکی جہان ہے
نہین اونکی قدر اور پرسش کہین اب ... اونہین بہیک تک کوئی دیتا نہین اب

بہت آگ چلمون کی سلگانیوالے ... بہت گہانس کی گٹھڑیان لانیوالے
بہت دربدر مانگ کر کہانیوالے ... بہت فاقے کر کرکے مرجانیوالے
جو پوچہو کہ کس کان کے ہین وہ جوہر ... تو نکلینگے نسل ملوک اونمین اکثر

انہین کے بزرگ ایکدن حکمران تہے ... انہین کے پرستار پیر و جوان تہے
یہی مامن عاجز و ناتوان تہے ... یہی مرجع دیلم و اصفہان تہے
یہی کرتے تہے ملک کی گلہ بانی ... انہین کے گہر و نمین تہی صاحبقرانی

یہ اے قوم اسلام عبرت کی جا ہے ... کہ شاہون کی اولاد دردر گدا ہے
جسے سنیئے افلاس مین مبتلا ہے ... جسے دیکہیئے مفلس و بینوا ہے
نہین کوئی اونمین کمانے کے قابل ... اگر ہین تو ہین مانگ کہانے کے قابل

نہین مانگنے کا طریق ایک ہی یہان
گدائی کی ہین صورتین بےنتہی یہان
نہین حصر کنگلون پہ گدیہ گری یہان
کوئی دے تو منگتون کی ہے کیا کمی یہان
بہت ہاتھ پہیلائے زیر ردا ہین
چہپے اوجہلے کپڑون مین اکثر گدا ہین

بہت آپ کو کہکے مسجد کے بانی
بہت بنکے خود سیّد خاندانی
بہت سیکہکر نوحہ و سوز خوانی
بہت مدح مین کرکے رنگین بیانی
بہت آستانون کے خدّام بنکر
پڑے مانگتے کہاتے پہرتے ہین در در

مشقت کو محنت کو جو عار سمجہین
ہنر اور پیشہ کو جو خوار سمجہین
تجارت کو کہیتی کو دشوار سمجہین
فرنگی کے پیسے کو مردار سمجہین
تن آسانیان چاہین اور آبرو بہی
وہ قوم آج ڈوبیگی گر کل نہ ڈوبی

کرین نوکری بہی تو بے عزتی کی
جو روٹی کمائین تو بے حرمتی کی
کہین پائین خدمت تو بے غیرتی کی
قسم کہائیے انکی خوش قسمتی کی
امیرون کے بنتے ہین جب مصاحب
تو جاتے ہین ہوکر حمیت سے تائب

کہین اونکی صحبت مین گانا بجانا
کہین مسخرہ بنکے ہنسنا ہنسانا
کہین پہبتیان کہکے انعام پانا
کہین چہیڑ کر گالیان سب سے کہانا
یہ کام اور بہی کرتے ہین پر نہ ایسے
مسلمان بہائی سے بن آئین جیسے

[illegible] سلطان

امیرون کا عالم نہ پوچھو کہ کیا ہے — خمیر اونکا اور اونکی طینت جدا ہے
سزاوار ہے اونکو جو ناسزا ہے — روا ہے اونہین سبکو جو ناروا ہے
شریعت ہوئی ہے نکو نام اونسے — بہت فخر کرتا ہے اسلام اونسے

ہر اک بول پر اونکے مجلس فدا ہے — ہر اک بات پر یان درست اور بجا ہے
نہ گفتار مین اونکی کوئی خطا ہے — نہ کردار اونکا کوئی ناسزا ہے
وہ جو کچھ کہ ہین کہہ سکے کون اونکو — بنایا ندیمون نے فرعون اونکو

وہ دولت کہ ہے مایۂ دین و دنیا — وہ دولت کہ ہے توشۂ راہ عقبے
سلیمان نے کی جسکی حق سے تمنا — بڑھا جس سے آفاق مین نام کسرے
کیا جسنے حاتم کو مشہور دوران — کیا جسنے یوسف کو مسجود اخوان

ملا ہے یہ فخر اوسکو انکی بدولت — کہ سمجھی گئی ہے وہ اصل شقاوت
کہین ہے وہ سرمایۂ جہل و غفلت — کہین نشۂ بادۂ کبر و نخوت
جہان کے لیے جو کہ آب بقا ہے — وہ اس قوم کے حق مین سمی ہوا ہے

اودہر مال و دولت نے یہان مونہ دکھایا — اودہر ساتھ اوسکے ادبار آیا
پڑا آکے جس گھر پہ ثروت کا سایہ — عمل وہان سے برکت نے اپنا اوٹھایا
نہین اس یہان چار پیسے کسیکو — مبارک نہین جیسے پر چیونٹی کو

سمجھتے ہین سب عیب جن عادتونکو
بہائم سے نسبت ہی جن سیرتونکو

چھپاتے ہین اوباش جن خصلتونکو
نہین کرتے اجلاف جن حرکتونکو

وہ یہان اہل دولت کہین شیر مادر
نہ خوف خدا ہے نہ شرم پیمبر

طبیعت اگر لہو و بازی پہ آئی
تو دولت بہت سی اسی مین لٹائی

جو کی حضرت عشق نے رہنمائی
تو کردی بہرے گہر کی دم مین صفائی

پہر آخر لگے مانگنے اور کہانے
یونہین مٹ گئے یہان ہزارون گہرانے

نہ آغاز پر اپنے عبرت اونکو چھلا
نہ انجام کا اپنے کچہ اونکو کہٹکا

نہ فکر اونکو اولاد کی تربیت کا
نہ کچہ ذلت قوم کی اونکو پروا

نہ حق کوئی دنیا پہ اونکا نہ دین پر
خدا اکو وہ کیا منہ دکہائینگے جاکر

کسی قوم کا جب اولٹتا ہے دفتر
تو ہوتے ہین مسخ اونمین پہلے تونگر

کمال اونمین رہتے ہین باقی نہ جوہر
نہ عقل اونکی ہادی نہ دین اونکا رہبر

نہ دنیا مین ذلت نہ عزت کی پروا
نہ عقبے مین دوزخ نہ جنت کی پروا

نہ مظلوم کی آہ و زاری سے ڈرنا
نہ مفلوک کے حال پر رحم کرنا

ہوا و ہوس مین خودی سے گزرنا
تعیش مین جینا نمایش پہ مرنا

سدا خواب غفلت مین بیہوش رہنا
دم نزع تک خود فراموش رہنا

پریشان اگر قحط سے ایک جہان ہے — تو بےفکر ہیں کیونکہ گھر میں سمان ہے
اگر باغ امت میں فصل خزان ہے — تو خوش ہیں کہ اپنا چمن گلفشان ہے
بنی نوع انسان کا حق اونپہ کیا ہے — وہ ایک نوع نوع بشر سے جدا ہے

کہاں بندگانِ ذلیل اور کہاں وہ — بسر کرتے ہیں بےغمِ قوت و نان وہ
پہلتے نہیں جز سمور و کتان وہ — مکان رکہتے ہیں رشک خلد و جنان وہ
نہیں چلتے وہ بے سواری قدم بہر — نہیں رہتے بے نغمہ و ساز دم بہر

کمربستہ ہیں لوگ خدمت میں اونکی — گل و لالہ رہتے ہیں صحبت میں اونکی
نفاست بہری ہے طبیعت میں اونکی — نزاکت سے داخل ہے عادت میں اونکی
دوا اونکی میں مشک اونکی اوٹہتا ہے ڈہیر و ن — وہ پوشاک میں عطر ملتے ہیں سیر و ن

یہ ہو سکتے ہیں اونکے ہمجنس کیونکر — نہیں جن کو جنکو زمانہ سے دم بہر
سواری کو گہوڑا نہ خدمت کو نوکر — نہ رہنے کو گہر اور نہ سونے کو بستر
پہننے کو کپڑا نہ کہانے کو روٹی — جو تدبیر اولٹی تو تقدیر کہوٹی

یہ پہلا سبق تہا کتاب ہدیٰ کا — کہ۱ ہے ساری مخلوق کنبا خدا کا
وہی دوست ہے خالقِ دوسرا کا — خلائق سے ہے جسکو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان — کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انسان

خلق الله

(۱) یہ دو حدیثیں ہیں ۱ الخلق عیال الله فاحب الخلق الی الله من احسن الی عیاله ۲ الدین النصیحة

عمل جنکا تہا اس کلام متین پر(1) — وہ سرسبز ہین آج روی زمین پر
تفوق ہے اونکو کہین مہین پر — مدار آدمیت کا ہے اب اونہین پر

شریعت کے جو ہمنے پیمان توڑے — وہ لیجا کے سب اہل مغرب نے جوڑے

سمجہتے ہین گمراہ جنکو مسلمان — نہین جنکو عقبے مین امید غفران
نہ حصہ مین فردوس جنکو نہ رضوان — نہ تقدیر مین حور جنکے نہ غلمان

پس از مرگ دوزخ ٹہکانا ہے جنکا — حمیم(2) آب و زقوم کہانا ہے جنکا

وہ ملک اور ملت پہ اپنے فدا ہین — سب آپسمین ایک ایک کے حاجت روا ہین
اولو العلم ہین اونمین یا اغنیا ہین — طلبگار بہبود خلق خدا ہین

یہ تمغا تہا گویا کہ حصہ اونہین کا — کہ حب الوطن(3) ہے نشان مومنین کا

امیرون کی دولت غریبون کی ہمت — ادیبون کی انشا حکیمونکی حکمت
فصیحونکے خطبے شجاعون کی جرأت — سپاہی کے ہتیار شاہونکی طاقت

دلونکی امنگین امیدونکی خوشیان — سب اہل وطن اور وطن پر ہین قربان

(1) یعنی یوروپ کی قومین جو قوم کی ہمدردی اور وطن کی حمایت اور تمام نوع انسان کی دستگیری اور امداد مین سارے جہان سے فائق ہین ۔

(2) حمیم گرم پانی جو دوزخیون کو پلایا جائیگا ۔ زقوم اہل دوزخ کے لیے ایک قسم کی خوراک ہوگی ۔

(3) جیسا حدیث مین آیا ہے حب الوطن من الایمان ۔

ہمدردی کا نتیجہ

عروج اونکا جو تم عیان دیکھتے ہو | جہان مین اونہین کامران دیکھتے ہو
سلیقہ اونکا سارا جہان دیکھتے ہو | اونہین برتر از آسمان دیکھتے ہو
یہ ثمرے ہین اونکی جوانمردیون کے | نتیجے ہین آپس کی ہمدردیون کے

اہل دولت مسلمان دولتمند

غنی ہم مین ہین جو کہ ارباب ہمت | مسلم ہے عالم مین جنکی سخاوت
اگر ہے مشائخ سے اونکو عقیدت | تو ہے پیرزادون پہ وقف اونکی دولت
نکمے ہین دن رات وہان عیش کرتے | یہ لڑکے ہین جتنے وہ بہوکے ہین مرتے

عمل واعظون کے اگر قول پر ہے | تو بخشش کی امید بے صرف زر ہے
نماز اور روزہ کی عادت اگر ہے | تو روز حساب اونکو پھر کسکا ڈر ہے
اگر شہر مین کوئی مسجد بنا دی | تو فردوس مین نیو اپنی جما دی

عمارت کی بنیاد ایسی اوٹھالی | نہ نکلے کہین ملک مین جسکا ثانی
تماشون مین ثروت بزرگون کی اوڑالی | نمائش مین دولت خدا کی لٹائی
چہٹی بیاہ مین کرنے لاکہون کے سامان | یہ ہین اونکے ارمان ہین اونکی خوشیان

دین اسلام کی حالت

مگر دین برحق کا بوسیدہ ایوان | تزلزل مین مدت سے ہین جسکے ارکان
زمانہ مین ہے جو کوئی دن کا مہمان | نہ پائینگے ڈہونڈا جسے پھر مسلمان
عزیزون نے اوس سے توجہ اوٹہالی | عمارت کا ہے اوسکی اللہ والی !

پڑی ہیں سب اُجڑی ہوئی خانقاہیں — وہ درویش و سلطان کی اُمید گاہیں
کُھلی تھیں جہاں علم باطن کی راہیں — فرشتوں کی پڑتی تھیں جن پر نگاہیں
کہاں ہیں وہ جذبِ الٰہی کے پھندے — کہاں ہیں وہ اللہ کے پاک بندے

وہ علم شریعت کے ماہر کدھر ہیں — وہ اخبارِ دین کے مبصر کدھر ہیں
اصولی کدھر ہیں مناظر کدھر ہیں — محدث کہاں ہیں مفسر کدھر ہیں
وہ مجلس جو کل سر بسر تھی چراغاں — چراغ اب کہیں ٹمٹماتا نہیں واں

مدارس وہ تعلیم دین کے کہاں ہیں — مسائل وہ علم و یقین کے کہاں ہیں
وہ ارکان شرع متین کے کہاں ہیں — وہ وارث رسول امین کے کہاں ہیں
رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماویٰ — نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملا

کہاں ہیں وہ دینی کتابوں کے دفتر — کہاں ہیں وہ علم الٰہی کے منظر
چلی ایسی اس بزم میں بادِ صرصر — بجھیں مشعلیں نور حق کی سراسر
رہا کوئی ساماں نہ مجلس میں باقی — صراحی نہ طنبور مطرب نہ ساقی

بہت لوگ بنکر ہوا خواہِ امت — سفیہوں سے منوا کے اپنی فضیلت
سدا گانو در گانو نوبت بنوبت — پڑے پھرتے ہیں کرتے تحصیل دولت
یہ ٹھیرے ہیں اسلام کے رہنما اب — لقب ان کا ہے وارث انبیا اب

مدعیان درویشی

بہت لوگ پیرون کی اولاد بنکر — نہین ذات والا مین کچھ جنکی جوہر
بڑا فخر ہے جنکو لے دے کے اسپر — کہ تہے اونکے اسلاف مقبول داور
کرشمے ہین جا جاکے جہوٹے دکہاتے — مریدون کو ہین لوٹتے اور کہاتے

یہ ہین جادہ پیمائے راہ طریقت — مقام انکا ہے ماورائے شریعت
انہین پر ہے ختم آج کشف و کرامت — انہین کے ہے قبضہ مین ملکون کی قسمت
یہی ہین مراد(۱) اور یہی ہین مرید اب — یہی ہین جنید اور یہی بایزید اب

علمائے زمان

بڑہے جس سے نفرت وہ تحریر کرنی — جگر جس سے شق ہون وہ تقریر کرنی
گنہگار بندون کی تحقیر کرنی — مسلمان بہائی کی تکفیر کرنی
یہ ہے عالمون کا ہمارے طریقہ — یہ ہے ہادیون کا ہمارے سلیقہ

کوئی مسئلہ پوچہنے اونسے جائے — تو گردن پہ بار گران لیکے آئے
اگر بدنصیبی سے شک اسمین لائے — تو قطعی خطاب اہل دوزخ کا پائے
اگر اعتراض اوسکے نکلا زبان سے — تو آنا سلامت ہے دشوار وہان سے

(۱) صوفیہ کی اصطلاح مین مراد وہ شخص ہے جسنے جاذبۂ الہی کے بعد سلوک اختیار کیا ہو اور مرید وہ ہے جو سلوک کے بعد جذب کے مرتبہ کو پہنچا ہو۔ جنید بغدادی اور بایزید بسطامی غالبًا تیسری صدی ہجری کے مشہور عرفا مین سے ہین۔

کبھی گلو کی رگین ہین پہلاتے
کبھی جھاگ پر جھاگ ہین منہ پہ لاتے

کبھی خوک اور سگ ہین اوسکو بتاتے
کبھی مارنی کو عصا ہین اوٹھاتے

ستون (چشم بد دور) ہین آپ دین کے
نمونہ ہین خلق رسول امین کے

جو چاہے کہ خوش اونسے ملکر ہو انسان
تو ہے شرط وہ قوم کا ہو مسلمان

نشان سجدہ کا ہو جبین پر نمایان
تشرع مین اوسکی نہ ہو کوئی نقصان

لبین ترشی ہی ہون نہ ڈاڑہی چڑہی ہو
ازار اپنی حد سے نہ آگے بڑہی ہو

عقائد مین حضرت کا ہمداستان ہو
ہر اک اصل مین فرع مین ہمزبان ہو

حریفون سے اونکے بہت بدگمان ہو
مریدون کا اونکے بڑا مدح خوان ہو

گر ایسا نہین ہے تو مردود دین ہے
بزرگون سے ملنے کے قابل نہین ہے

شریعت کے احکام تہے وہ گوارا
کہ شیدا تہے اونپر یہود اور نصاری

گواہ اونکی نرمی کا قرآن ہے سارا (۱)
خود "الدین یسر" نبی نے پکارا

مگر یہان کیا ایسا دشوار اونکو
کہ مومن سمجھنے لگے بار اونکو

(۱) قرآن مین بہت سی آیتین دین اسلام کی آسانی پر دلالت کرتی ہین جیسے یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ۔ اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ۔ اور ما جعل علیکم فی الدین من حرج اور بیشمار حدیثین اسی باب مین مروی ہین جیسے لا رہبانیۃ فی الاسلام اور لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام اور اذا ام احدکم فلیخفف فان فیہم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ (موسم حج مین) ایک شخص نے

نبی کی اونکی اخلاق مین رہنمائی (۱)
نہ باطن مین کی اونکی پیدا صفائی
پہ احکام ظاہر کی لئے یہ بڑہائی
کہ ہوتی نہین اونسے دم بہر جدائی

وہ دین جو کہ چشمہ تہا خلق نکو کا
کیا اوسکو بالوعہ غسل و وضو کا (جائے نشست و شو)

سارا اہل تحقیق سے دل مین تنگ ہے
حد شبون پہ چلنے مین دین کا خلل ہے
فتاون پہ بالکل مدار عمل ہے
ہر اک رائے قرآن کا نعم البدل ہے

کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہین کام باقی

جہان مختلف ہون روایات باہم
نہین سیدہی سادی روایت سے خوش ہم
جسے عقل رکھے نہ ہرگز مسلم
اوسی ہر روایت سے سمجھین مقدم

سب اسمین گرفتار چھوٹے بڑے ہین
سمجھ پر ہماری پتہر پڑے ہین

آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہین ہے اب قربانی کرلے. پہر ایک اور شخص نے آکر عرض کیا کہ مینے کنکریان پہینکنے سے پہلے قربانی کرلی آپ نے فرمایا کچھ حرج نہین ہے اب کنکریان پہینکلے صاحب میزان شعرانی کا قول ہے کہ دین مین جسقدر آسانیان ہین وہ خدا اور رسول کی طرف سے ہین اور جتنی مشکلین ہین وہ علمار کی طرف سے ہین.

(۱) آنحضرت نے فرمایا ہے کہ بُعثتُ لاتمم مکارم الاخلاق یعنی مین اسلئے بہیجا گیا ہون کہ اخلاق کی جو خوبیان ہون اونکو کمال کی درجہ تک پہنچا دون. اور یہ بہی فرمایا کہ اچہا چلن اور نیک خصلت نبوت کا پچیسوان حصہ ہے اور یہ بہی فرمایا کہ وہ شخص مومن نہین ہے جسنے اپنا پیٹ بہر لیا اور ہمسایہ کو بہوکا چہوڑ دیا قرآن اور حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسالت کا بڑا مقصد اخلاق کی تہذیب ہے

[illegible]

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر | جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر | کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں | پرستش کریں شوق سے جسکی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں | اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں | شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے | نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

وہ دین جس سے توحید پھیلی جہاں میں | ہوا جلوہ گر حق زمین و زمان میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گمان میں | وہ بدلا گیا آکے ہندوستان میں

ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں | وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

تعصب[1] کہ ہے دشمن نوع انساں | بھرے گھر کئے سیکڑوں جس نے ویراں
ہوئی بزم نمرود جس سے پریشاں | کیا جس نے فرعون کو نذر طوفاں

تعصب

گیا جوش میں بولہب جس کے کھویا | ابوجہل کا جس نے بیڑا ڈبویا

(۱) تعصب اصل میں بیجا حمایت کرنے کو کہتے ہیں مگر چونکہ اکثر بیجا حمایت کے ساتھ ہی بیجا مخالفت اور بیجا نفرت بھی پائی جاتی ہے اسلئے تعصب کا اطلاق حیف ذیل دونوں پر ہوتا ہے ۔ نمرود حضرت ابراہیم کی مخالفت سے اور فرعون حضرت موسے کے عناد سے اور ابولہب اور ابوجہل ہمارے نبی کی دشمنی سے ایسے برباد ہوئے کہ اونکی تباہی اور بربادی آجتک ضرب المثل ہے ۔

وہ یہان ایک عجب بہیس مین جلوہ گر ہے — چہپا جسکے پردہ مین اوسکا ضرر ہے

بہرا زہر جسِ جام مین سربسر ہے — وہ آبِ بقا ہمکو آتا نظر ہے

تعصب کیے ایک جزوِ دین سمجہے ہین ہم — جہنم کو خلدِ برین سمجہے ہین ہم

ہمین اعظلون نے یہ تعلیم دی ہے — کہا جو کام دینی ہے یا دنیوی ہے

مخالف کی ہر لیس اسمین کسی کی بُری ہے — نشانِ عزتِ دینِ حق کا یہی ہے

نہ ٹہیک اوسکی ہرگز کوئی بات سمجہو — وہ دن کو کہے دن تو تم رات سمجہو

قدم گر رہِ راست پر اوسکا پاؤ — تو تم سیارہے رستہ سے کترا کے جاؤ

پڑین اسمین جو دقتین وہ اوٹہاؤ — لگین جسقدر ٹہوکرین اسمین کہاؤ

جو نکلے جہاز اوسکا بچکر بہنور سے — تو تم ڈالدو ناؤ اندر بہنور کے

اگر مسخ ہو جاے صورت تمہاری — بہائم مین ملجائے سیرت تمہاری

بدل جاے بالکل طبیعت تمہاری — سراسر بگڑ جاے حالت تمہاری

تو سمجہو کہ ہے حق کی ایک شان یہ بہی — ہے ایک جلوۂ نورِ ایمان یہ بہی

نہ اوضاع مین تمسے نسبت کسیکو — نہ اخلاق مین تم پہ سبقت کسیکو

نہ حاصل ہے کہانون مین لذت کسیکو — نہ پیدا یہ پوشش یہ زینت کسیکو

تمہین فضل ہے علم مین برملا ہے — تمہاری جہالت مین ہی ایک ادا ہے

کوئی چیز سمجھو اپنی بُری تم
جو بات کو اپنی کرتے بڑی تم

حمایت میں ہو جب اسلام کی تم
تو ہو پھر بدی اور گنہ سے بری تم

بری سے نہیں مومنوں کو مضرت
تمہارے گناہ اور نہ اُن کی عصمت

مخالف کا اپنے اگر نام لیجے
تو ذکر اوسکا ذلت سے خواری سے کیجے

کبھی بھول کر طرح آمین نہ دیجے
قیامت کو دیکھو گے اسکے نتیجے

گناہوں سے ہوتی ہو گویا مُبرّا
مخالف پہ کرتے ہو جب تم تبرّا

نہ سنی میں اور جعفری میں ہو الفت
نہ نعمانی و شافعی میں ہو ملت

وہابی سے صوفی کی کم ہو نہ نفرت
مقلد کرے نا مقلد پہ لعنت

رہی اہل قبلہ میں جنگ ایسی باہم
کہ دین خدا پر ہنسے سارا عالم

کرے کوئی اصلاح کا گر ارادہ
تو شیطان سے اوسکو سمجھو زیادہ

جسے ایسے مفسد سے ہے استفادہ
رہ حق سے ہے برطرف اوسکا جادہ

شریعت کو کرتے ہیں برباد دونوں
ہیں مردود شاگرد و استاد دونوں

وہ دین جسنے الفت کی بنیاد ڈالی
کیا طبع دوران کو نفرت سے خالی

بنایا اجانب کو جسنے موالی
ہر اک قوم کے دل سے وحشت نکالی

عرب اور حبش ترک تاجیک و دیلم
ہوئی ساری شیر و شکر ملکے باہم

ثمرۂ تعصب

تعصب نے اوس صاف چشمہ کو آکر — کیا بغض کے خار و خس سے مکدر

بنے خصم جو تھے عزیز اور برادر — نفاق اہل قبلہ مین پھیلا سراسر

نہین دوستیاں ایسی اب دو مسلمان — کہ ہو ایک کو دیکھکر ایک شادان

فرض اہل اسلام

ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے — مصیبت مین یارون کے غمخوار ہوتے

سب ایک ایک کے باہم مددگار ہوتے — غم قوم مین سینہ افگار ہوتے

جب الفت مین یون ہوتے ثابت قدم ہم — تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم

اگر سوچتے ہم نہ [illegible] — کہ ہین سب مسلمان باہم برادر

برادر ہی جب تک برادر کا یاور — معین اوسکا ہی خود خداوند داور

تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی — فقیری مین بھی کرتے ہم بادشاہی

ثمرۂ اتفاق

وہ گھر جسمین ہین دل ملے سب کے باہم — خوشی ناخوشی مین ہین سب یار ہمدم

اگر ایک خوشدل تو گھر سارا خرم — اگر ایک غمگین تو دل سب کے پر غم

مبارک ہی اوس قصر شاہنشہی سے — جہان ایک دل ہو مکدر کسی سے

اخلاق اہل اسلام

اگر ہو مدار اسپہ تحقیق دین کا — کہ ہے دین والون کا برتاو کیسا

ہی بازار اونکا کھرا یا کہ کھوٹا — ہی قول و قرار اونکا جھوٹا کہ سچا

تو ایسے ملینگے بہت شاذ ہین یہان — کہ اسلام پر جنسے قائم ہو برہان

مجالس مین غیبت کا زور اسقدر ہے
کہ آلودہ اس خون مین ہر بشر ہے
نہ بہائی کو بہائی سے یہان درگزر ہے
نہ ملا نہ صوفی کو اس سے حذر ہے
اگر نشہ ہی ہو غیبت مین پنہان
تو ہشیار پائے نہ کوئی مسلمان

جنہین چار پیسے کا مقدور ہے یہان
سمجھتے نہین ہین وہ انسان کو انسان
موافق نہین جنسے ایام دوران
نہین دیکھہ سکتے کسیکو وہ شادان
نشہ مین تکبر کے ہے چور کوئی
حسد کے مرض مین ہے رنجور کوئی

اگر مرجع خلق ہے ایک بہائی
نہین ظاہرا جسمین کوئی برائی
بہلا جسکو کہتی ہے ساری خدائی
ہر ایک دلمین عظمت ہے جسکی سمائی
تو پڑتی ہین اوسپر نگاہین غضب کی
کہٹکتا ہے کانٹا سا آنکہون مین سب کی

بگڑتا ہے جب قوم مین کوئی ہنکر
ابہی بخت و اقبال تہے جسکے یاور
ابہی گردنین جہکتی تہین جسکی در پر
مگر کردیا اب زمانہ نے بے پر
تو ظاہر مین کڑہتے ہین پر خوش ہین جیمین
کہ ہمدرد تہا نہ آیا ایک مفلسی مین

اگر ایک جوانمرد ہمدرد انسان
کرے قوم پر دل سے جان اپنی قربان
تو خود قوم اوسپر لگائے یہ بہتان
کہ ہے اسکی کوئی غرض اسمین پنہان
وگرنہ پڑی کیا کسیکو کسیکی
یہ چالین سراسر ہین خود مطلبی کی

غیبت

حسد و تکبر

خود غرضی

خبث نفس

نکالی اگر اونکی بہلائی کی صورت — تو ڈالین جہانتک بنے اوسمین کہنڈت

سُنین کامیابی جب اوسکی شہرت — تو دل سے تراشین کوئی تازہ تہمت

سو بہہ اپنا ہو گو دین دنیا مین کالا — نہ ہوا ایک بہائی کا پر بول بالا

فتنہ انگیزی

اگر باتی ہین دو دلونمین صفائی — تو ہین ڈالتے اونمین طرح جدائی

ٹہنی دو گروہونمین جسدم لڑائی — تو گویا ملتا ہماری برآئی

بس اس سے نہین مشغلہ خوب کوئی — تماشا نہین ایسا مرغوب کوئی

بدنامی اور رسوائی

تغلب مین بدنیتی مین دغا مین — نمود اور بناوٹ فریب اور ریا مین

سعایت مین بہتان مین افترا مین — کسی بزم بیگانہ و آشنا مین

نہ پاؤگے رسوا و بدنام ہمسے — تہی پہر نہ کیون شان اسلام ہمسے

خوشامد

خوشامد مین ہمکو وہ قدرت ہے حاصل — کہ انسان کو ہر طرح کرتے ہین مائل

کہین احمقون کو بناتے ہین عاقل — کہین ہوشیارونکو کرتے ہین غافل

کسیکو اوتارا کسیکو چڑہایا — یونہین سیکڑون کو اسامی بنایا

کذب و مبالغہ

روایات پڑہنا ایک جہٹ ہانا — قسم جہوٹے وعدون پہ ہر بار کہانا

اگر مدح کرنا تو حد سے بڑہانا — مذمت پہ آنا تو طوفان اوٹہانا

یہ ہی روزمرہ کا یہان اونکی عنوان — فصاحت مین بے مثل ہین جو مسلمان

خودپسندی

اوسے جانتے ہین بڑا اپنا دشمن — ہمارے کرے عیب جو ہم پہ روشن
نصیحت سے نفرت ہے ناصح سے اَن بَن — سمجھتے ہین ہم رہنماؤن کو رہزن
یہی عیب ہے سب کو کہویا ہے جسنے — ہمین ناؤ بہر کر ڈبویا ہے جسنے

خلفا کی انصاف پسندی

وہ عہد ہمایون جو خیر القرون تہا — خلافت کا جبتک کہ قائم ستون تہا
نبوت کا سایہ ابہی رہنمون تہا — سمان خیر و برکت کا ہر دم فزون تہا
عدالت کی زیور سے تہے سب مزین — پہلا اور پہولا تہا امت کا گلشن

سعادت بڑی اوس زمانہ کی یہ تہی — کہ جہکتی تہی گردن نصیحت سے سب کی
نہ کرتے تہے خود قول حق سے خموشی — نہ لگتی تہی جہکی (۱) نہین بات کڑوی
غلامون سے ہوجاتے تہے بند آقا — خلیفون سے لڑتی تہی ایک ایک بڑہیا

(۱) ایک مجلس مین مہاجر و انصار جمع تہے حضرت عمر نے (کہ اوسوقت خلیفہ تہے) تین بار سب سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ اگر مین حقوق خلافت مین سستی کرون تو تم کسطرح پیش آؤ۔ بشر بن سعد نے جواب دیا کہ اگر تو ایسا کرے تو ہم تکلے کی طرح تیرے بل نکالدین۔ حضرت عمر نے کہا اگر تم ایسے ہو تو تمہارا کیا کہنا۔ ایکبار حضرت عمر بڑے بڑے مہر باندہنے کی ممانعت کر رہے تہے کہ ایک بڑہیا نے کہڑے ہوکر قرآن کی یہ آیت پڑہی کہ ان آتیتم احدٰہن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئاً اور کہا کہ خلیفہ ہوکر قرآن نہین سمجہتا۔ حضرت عمر نے کہا "عمر سے سب کا علم زیادہ ہے یہانتک کہ بڑہیون کا بہی" اور پہر ممانعت نہ کی۔

نبی نے کہا تہا جنہین محسنِ امت — جنہین خلد کی مل چکی تہی بشارت
مُسلّم تہی عالم مین جنکی عدالت — رہا مفتخر جنسے تختِ خلافت
وہ پہرتے تہے[1] راتون کو چہپ چہپ کی دَر دَر — کہ شرمائین اپنا کہین عیب سُنکر

مگر ہم کہین نام و داد ہمسے بہتر — نہ ظاہر کہین ہم مین خوبی نہ مُضمر
نہ اقران و امثال مین ہم موقّر — نہ اجداد و اسلاف کے ہم مین جوہر
نصیحت سے ایسا بُرا مانتے ہین — کہ گویا ہم اپنے کو پہچانتے ہین

نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر — کوئی ہم پہ مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہی جیسے مذکور قرآن کے اندر — ضلالت یہود و نصارے کی اکثر
یونہین جو کتاب اوس پیمبر پہ آتی — وہ گمراہیان سب ہماری جتاتی

(۱) حضرت عمر کے عہد مین ایکبار کچہ سوداگر آکر شہر سے باہر اوترے ۔ رات کو آپ اور عبدالرحمن بن عوف حسب عادت گشت کرنے کے لئے وہان گئے ۔ انکو رات بہر مین تین بار ایک بچہ کے رونے کی آواز آئی ۔ عمر فاروق ہر دفعہ اوس خیمہ پر جاتے تہے اور اوسکی مان کو ملامت کر آتے تہے کہ تو کیسی بُری مان ہے کہ تیرا بچہ اول شب سے بے چین ہے ۔ آخر اوس عورت نے کہا اے خدا کے بندے تو نے مجہے ساری رات دق کیا ۔ مین اسے دودہ پینے کی عادت چہڑاتی ہون ۔ وہ ضد کرتا ہے ۔ کہا کیون ۔ کہا عمر دودہ چہٹے بغیر بچون کا وظیفہ مقرر نہین کرتا ۔ آپ بہت روئے اور اپنے جی مین کہا کہ خدا جانے مسلمانون کے کتنے بچے میرے سبب سے ہلاک ہوئے ہونگے ۔ اوسیوقت منادی کرائی کہ کوئی اپنے بچہ کا دودہ جلدی نہ چہڑائے اور تمام ملک مین حکم بہیجد یئے کہ ہر مسلمان کے ہان بچہ ہوتے ہی اوسکا وظیفہ مقرر کیا جائے ۔

نقصان علوم دینوی

ہنر ہم میں جو ہیں وہ معلوم ہیں سب — علوم اور کمالات معدوم ہیں سب
چلن اور اطوار مذموم ہیں سب — فراغت سے دولت سے محروم ہیں سب
جہالت نہیں چھوڑتی ساتھ دم بھر — تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر

شاعری

وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر — عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر
زمیں جس سے ہے زلزلہ میں برابر — ملک جس سے شرماتے ہیں آسمان پر
ہوا علم و دیں جس سے تاراج سارا — وہ علموں میں علم ادب ہے ہمارا

برا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے — عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے
تو وہ محکمہ جسکا قاضی خدا ہے — مقرر جہاں نیک و بد کی جزا ہے
گنہگار واں چھوٹ جائینگے سارے — جہنم کو بھر دینگے شاعر ہمارے

سخن جو ہی یہاں آج حصہ ہمارا — نہیں قوم کو ظاہرا جس سے چارہ
ہر اک کذب و بہتان ہے جسمیں گوارا — مجسم ہوا وسکا اگر جھوٹ سارا
بنے ہند میں اوس سے اونچا اک ہمالا — ہمالا سے ہو جسکی چوٹی دوبالا

زمانہ میں جتنے قلی اور نفر ہیں — کمائی سے اپنی وہ سب بہرہ ور ہیں
گویّے امیروں کے نور نظر ہیں — ڈفالی بھی لے آتے کچھ مانگ کر ہیں
مگر اس تپ دق میں جو مبتلا ہیں — خدا جانے وہ کس مرض کی دوا ہیں

جو سقے نہون جی سے جائین گذر سب
ہو میلا جہاں گم ہون ڈھونڈی اگر سب
بنے دم پہ گر شہر چھوڑین نفر سب
جو بھڑ جائین مہتر تو گندے ہون گھر سب
پہ کر جائین ہجرت جو شاعر ہمارے
کہین ملکے خس کم جہان پاک سارے

عرب جو تھے دنیا مین اس فن کے بانی
زمانہ نے جنکی فصاحت تھی مانی
نہ تھا کوئی آفاق مین جنکا ثانی
مٹا دی عزیزون نے اونکی نشانی
سب اونکے ہنر اور کمالات کھو کر
رہی شاعری کو بھی آخر ڈبو کر

ادب مین پڑی جان اونکی زبان سے
سنان کے لئے کام اونہون نے لسان سے
جلا دین نے پائی اونکی بیان سے
زبانون کی کوچی تھی ہر سان سے
ہوئے اونکے شعرون سے اخلاق صیقل
پڑی اونکے خطبون سے عالم مین ہلچل

خلف اونکے یہان جو کہ جادو بیان ہین
بلاغت مین مشہور ہندوستان ہین
فصاحت مین مقبول پیر و جوان ہین
وہ کچھ ہین تو لیدی کی اس گون یہان ہین
کہ جب شعر مین عمر ساری گنوائین
تو بھانڈ اونکی غزلین مجالس مین گائین

طوائف کو ازبر ہین دیوان اونکے
نکلتے ہین تکیون مین ارمان اونکے
گویون پہ حد ہین احسان اونکے
ثناخوان ہین ابلیس و شیطان اونکے
کہ عقلون پہ پردے دئے ڈال انہون نے
ہمین کردیا فارغ البال انہون نے

وہ طب جسپہ غش ہین ہمارے اطبا   سمجھتے ہین جسکو بیاض مسیحا
بنائی ہین ہیچ جسکے بہت سا   جسے عیب کی طرح کرتی ہین اخفا
فقط چند نسخون کا ہی وہ سفینہ   چلے آئے ہین جو کہ سینہ بہ سینہ

نہ انکو نباتات سے آگہی ہے   نہ جھلا خبر معدنیات کی ہے
نہ تشریح کی انکو کچھ کھلی ہے   نہ علم طبیعی نہ کیمسٹری ہے
نہ پانی کا علم اور نہ علم ہوا ہے   مریضون کا انکی نگہبان خدا ہے

نہ قانون مین انکی کوئی خطا ہے   نہ مخزن مین انگشت رکھنے کی جا ہے
سدیدی مین لکھا ہے جو کچھ بجا ہے   نفیسی کے ہر قول پر جان فدا ہے
سلف لکھ گئے جو قیاس اور گمان سے   صحیفے ہین اوترے ہوئے آسمان سے

وہ تقویم پارینہ یونانیون کی   وہ حکمت کہ ہے ایک ہو کی ٹٹی
یقین جسکو ٹھیرا چکا ہے نکمی   عمل نے جسے کر دیا آکے ردی
اوسی وحی سے سمجھی ہین ہم زیادہ   کوئی بات اوسمین نہین کم زیادہ

زبور اور توریت انجیل و قرآن   بالاجماع ہین قابل نسخ و نسیان
مگر لکھ گئی جو اصول اہل یونان   نہین نسخ و تبدیل کا انمین امکان
نہین مٹنے جب تک کہ آثار دنیا   مٹیگا کبھی کوئی نسخہ اونکا

نتائج ہین جو مغربی علم و فن کے
تعصب نے لیکن وہ ڈالے ہین پردے
وہ ہین ہند مین جلوہ گر سو برس سے
کہ ہم حق کا جلوہ نہین دیکھ سکتے
جبھی ہین دلون مین ارسطو کی رائین
جواب وحی اونکی ہی تو ایمانہ لائین

اب اس فلسفہ پر ہین جو مرنے والے
شفا کے ہین سب جنکو از بر مقالے
جنہون نے مجسطی پہ ڈیرے ہین ڈالے
حواشی ہین تجرید کی سب کھنگالے
وہ تیلی کی کچھ بیل سے کم نہین ہین
پہری عمر بہر اور جہان تھے وہین ہین

وہ جب کر چکے ختم تحصیل حکمت
بندہی سر پہ دستار علم و فضیلت
اگر رکھتے ہین کچھ طبیعت مین جودت
تو ہے اونکی سب سے بڑی یہ لیاقت
کہ گر دن کو وہ رات کہہ دین زبان سے
تو منوا کے چھوڑین اوسے ایک جہان سے

سوا اسکے جو آئی اوسکو پڑہا دین
اونہین جو کچھ آتا ہے اوسکو سنا دین
وہ سیکھی ہین جو بولیان سب سکھا دین
میان مٹھو اپنا سا اوسکو بنا دین
یہ لے دے کے ہے علم کا اونکے حاصل
اسی پر ہے فخر اونکو ہین الاماثل

نہ سرکار مین کام پانیکے قابل
نہ دربار مین لب ہلانیکے قابل
نہ جنگل مین ریوڑ چرانی کے قابل
نہ بازار مین بوجھ اوٹھانیکے قابل
نہ پڑہتے تو سو طرح کہا تے کما کر
وہ کھوئے گئے اور تعلیم پا کر

(۱) شفا بوعلی سینا کی اور مجسطی بطلیموس کی اور تجرید نصیر الدین طوسی کی کتابین ہین

جو پوچھو کہ حضرت نے کچھ جو پڑھا ہے
مفاد اسمین دنیا کا یا دین کا ہے
مراد آپ کی اسکی پڑھنے سے کیا ہے
نتیجہ کوئی یا کہ اسکے سوا ہے

تو مجذوب کی طرح سب کچھ بکین گے
جواب اسکا لیکن نہ کچھ دے سکین گے

نہ حجت رسالت پہ لا سکتے ہین وہ
نہ قرآن کی عظمت دکھا سکتے ہین وہ
نہ اسلام کا حق جتا سکتے ہین وہ
نہ حق کی حقیقت بتا سکتے ہین وہ

دلیلین ہین سب آج بیکار اونکی
نہین چلتی تو یون ہین تلوار اونکی

پڑی اوس مشقت مین ہین وہ سراپا
کہین بھول آگے کی بہتر ہے جو بیٹھا
نتیجہ نہین اونکو معلوم جسکا
اوسی راہ پر پڑ لیا گلہ سارا

نہین جانتے یہ کہ جانے کدھر ہین
گئے بھول رستہ وہ یا راہ پر ہین

مثال انکی کوشش کی ہے صاف ایسی
ادھر اور اودھر دیر تک آگ ڈھونڈی
کہ کھائی کہین بندرون نے جو سردی
کہین روشنی اونکو پائی نہ اوکی

مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اوسی آگ کا سب نے سمجھا

لیا جا کے تھام اور سب نے اوسی دم
لگی اوسکو سلگانے سب ملکے پیہم
کیا گھانس پھونس اوسپہ لا کر فراہم
پہ کچھ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم

یونہین رات ساری انہون نے گنوائی
مگر ایسی محنت کی اجرت نہ پائی

گذرتے تھے جو جا نور اوس طرف سے
جب اس کشمکش میں اونہیں دیکھتے تھے
ملامت بہت سخت تھی اونکو کرتے
کہ شہر آئین وہ زعم باطل سے اپنے
مگر اپنی گد سے نہ باز آتے تھے وہ
ملامت پہ اور اوسکے غراتے تھے
نہ سمجھے وہ جب تک ہوا دن نہ روشن
اسیطرح جو ہین حقیقت کی دشمن
نہ جہاڑینگے گرد توہم سی دامن
پہ جب ہوگا نور سحر لمعہ افگن
بہت جلد ہوجائیگا آشکارا
کہ جگنو کو سمجھے تھے وہ ایک شرارا

شریفون کی اولاد بے تربیت ہے
تباہ اونکی حالت بری اونکی گت ہے
کسیکو کبوتر اوڑانے کی لت ہے
کسیکو بٹیرین لڑانے کی ہت ہے
چرس اور گانجے پہ شیدا ہی کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہی کوئی
سدا اگرم انفار سی اونکی صحبت
ہر ایک رند و اوباش سی اونکی ملت
پڑھی لکھون کے سایہ سی اونکو وحشت
مدارس سے تعلیم سے اونکو نفرت
کمینون کے جرگہ مین عمرین گنوائی
اونہین گالیان دینی اور آپ کہائی
نہ علمی مدارس مین ہین اونکو پاتے
نہ شایستہ جلسون مین ہین آتی جاتے
ہ میلون کی رونق ہین جا کر بڑہاتے
پڑی پہرتے ہین دیکھتی اور دکہاتے
کتاب اور معلم سی پہرتے ہین بہاگے
مگر ناچ گانی مین ہین سب سے آگے

اگر کبھی اون پاک شہدونکی گنتی
ہوا جنکے پہلو سی بچکر ہے جلتی

ملی خاک مین جنسی عزت بڑونکی
مٹی خاندانون کی جنسی بزرگی

تو یہ جسقدر خانہ برباد ہونگے
وہ سب ان شریفونکی اولاد ہونگے

ہوئی اونکی بچپن مین یون پائمالی
کہ قیدی کی جیسی کٹی زندگانی

لگی ہونی جب کچھ سمجھ بوجھ سیانی
چڑھی بھوت کی طرح سر پر جوانی

بس اب گھر مین دشوار رہنا ہے اونکا
اکھاڑونمین تکیونمین رمنا ہے اونکا

نشہ مین مئ عشق کی چور ہین وہ
صف فوج مژگان مین محصور ہین وہ

غم چشم وابرو مین رنجور ہین وہ
بہت ہاتہ سی دل کی مجبور ہین وہ

کرین کیا کہ ہی عشق طینت مین اونکی
حرارت بھری ہی طبیعت مین اونکی

اگر شش جہت مین کوئی دلربا ہے
تو دل انکا نادیدہ اوسپر فدا ہے

اگر خواب مین کچھ نظر آگیا ہے
تو یاد اوسکی دن رات نام خدا ہے

بہری سب کی چشم سی روداد ہی یہان
جسے دیکھئے قیس و فرہاد ہے یہان

اگر مان ہی دکھیا تو اونکی بلا سے
اپاہج ہے باوا تو اونکی بلا سے

جو ہی گھر مین فاقہ تو اونکی بلا سے
جو مرتا ہی کنبا تو اونکی بلا سے

جنہون نی لگا لی ہو تو دلربا سے
غرض پہر اونہین کیا رہی ما سوی سے

نہ گالی سے دشنام سے جی چرائین
نہ جوتی سے پیزار سے ہچکچائین
جو میلون مین جائین تو پچھین دکھائین
جو محفل مین بیٹھین تو فتنے اوٹھائین
لرزتے ہین اوباش انکی ہنسی سے
گریزان ہین رندانکی ہمسائگی سے

سپوتون کو اپنے اگر بیاہ دیجے
تو بہوونکا بوجھ اپنی گردن پہ لیجے
جو بیٹی کے پیوند کی فکر کیجے
تو بدراہ ہین بہانجے اور بہتیجے
یہی جھینکنا کو بکو گھر بہ گھر ہے
بہو کو ٹھکانا نہ بیٹی کو بر ہے

نہ مطلب نگاری کا انکو سلیقہ
نہ دربار داری کا انکو سلیقہ
نہ امیدواری کا انکو سلیقہ
نہ خدمت گزاری کا انکو سلیقہ
قلی یا نفر ہو تو کچھ کام آئے
مگر انکو کس منہ مین کوئی کھپائے

نہین ملتی روٹی جنہین پیٹ بھر کے
وہ گزران کرتے ہین سو عیب کرکے
جو ہین انمین دو چار آسودہ گھر کے
وہ دنرات خواہان ہین گدیدر کے
نمونے یہ اعیان و اشراف کے ہین!
سلف انکے وہ تھے خلف ونکے یہ ہین!

وہ اسلام کی پود شاید یہی ہے؟
کہ جسکی طرف آنکھ سبکی لگی ہے
بہت جس سے آئندہ چشم بہی ہے
بقا منحصر جسپہ اسلام کی ہے
یہی جان ڈالیگی باغ کہن مین؟
اسی سے بہار آئیگی اس چمن مین؟

یہی ہین وہ نسلین مبارک ہماری ؟
کرینگی یہی قوم کی غمگساری ؟
کہ بخشین گے جو دین کو استواری
انہین پر امیدین ہین ہو تو ساری ؟
یہی شمع اسلام روشن کرینگی ؟
بڑونکا یہی نام روشن کرینگی ؟

خلف اونکی الحق اگر یہان یہی ہین
اگر یادگار عزیزان یہی ہین
سلف کی اگر فاتحہ خوان یہی ہین
اگر نسل اشراف و اعیان یہی ہین
تو یاد اسقدر اونکی رہجائیگی یہان
کہ اک قوم رہتی تہی اس نام کی یہان

سمجہتے ہین شایستہ جو آپکو یہان
چلن یہ ہین جو قوم کے ہین خدایان
ہین آزادی رای پر جو کہ نازان
مسلمان ہین سب جنکے نزدیک نادان
جو ڈہونڈوگے یارون کی ہمدرد اونمین
تو نکلین گے تہوڑی جوان مرد اونمین

نہ رنج اونکو افلاس کا انکو اصلا
نہ کوشش کی ہمت نہ دینے کو پیسا
نہ فکر اونکی تعلیم اور تربیت کا
اوڑانا مگر مفت ایک ایک کا خاکا
کہین اونکی پوشاک پر طعن کرنا
کہین اونکی خوراک کو نام دہرنا

عزیزون کی جس بات مین عیب پانا
شماتت سے دل بہائیونکا دکہانا
نشانہ اوسے بہیتیون کا بنانا
یگانون کو بیگانہ بنکر چڑانا
نہ کچہ درد کی چوٹ اونکے جگر مین
نہ قطرہ کوئی خون کا چشم تر مین

جہاز ایک گرداب مین پہنس رہا ہے
پڑا جس سے جوکہون مین چہوٹا بڑا ہے
نکلنے کا رستہ نہ بچنے کی جا ہے
کوئی اونمین سوتا کوئی جاگتا ہے
جو سوتے ہین وہ مست خواب گران ہین
جو بیدار ہین اونپہ خندہ زنان ہین

کوئی انسے پوچہے کہ اے ہوش والو
کس امید پہ تم کہڑے ہنس رہے ہو
برا وقت بیڑے پہ آنے کو ہے جو
پہنچیگا سوتون کو اور جاگتون کو
بچوگے نہ تم اور نہ ساتہی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبینگے سارے

غرض عیب کیجے بیان اپنے کیا کیا
کہ بگڑا ہوا یہان ہے آوے کا آوا
فقیہ اور جاہل ضعیف اور توانا
تاسف کے قابل ہے احوال سب کا
مریض ایسے مایوس دنیا مین کم ہین
بگڑ کر کبہی جو نہ سنبہلین وہ ہم ہین

خاتمہ

کسی نے یہ اک مرد دانا سے پوچہا
کہ نعمت ہے دنیا مین سب سے بڑی کیا
کہا ''عقل جس سے ملے دین و دنیا
کہا ''گر نہو اس سے انسان کو بہرہ''
کہا ''پہر ادب ہم سب علم و ہنر سے
کہ جو باعث افتخار بشر ہے''

کہا ''گر نہو یہ بہی اوسکو میسر''
کہا ''مال و دولت ہے پہر سب سے بڑھکر''
کہا ''در ہو یہ بہی اگر نہ اوسپر''
کہا ''اوسپہ بجلی کا گرنا ہے بہتر''
وہ ننگ بشر تاکہ ذلت سے چہوٹے
خلایق سب اوسکی نحوست سے چہوٹے''

مجھے ڈر ہے ای میرے ہمقوم یارو
مبادا کہ وہ ننگ عالم تمہین ہو
گر اسلام کی کچھ حمیت ہے تمکو
تو جلدی سے اٹھو اور اپنی خبر لو
وگرنہ یہ قول آئیگا راست تمپر
کہ ہونے سے انکا نہونا ہے بہتر

رہو گے یونہین فارغ البال کب تک
نہ بدلو گے یہ چال اور ڈھال کب تک
رہیگی نئی پود پامال کب تک
نچھوڑو گے تم بھیڑیا چال کب تک
بس اگلے فسانے فراموش کردو
تعصب کے شعلہ کو خاموش کردو

حکومت نے آزادیان تمکو دی ہین
ترقی کی راہین سراسر کھلی ہین
صدائین یہ ہر سمت سے آرہی ہین
کہ راجا سے پرجا تلک سب سکھی ہین
تسلط ہے ملکون مین امن و امان کا
نہین بند رستہ کسی کاروان کا

نہ بدخواہ ہے دین و ایمان کا کوئی
نہ دشمن حدیث اور قرآن کا کوئی
نہ ناقص ہے ملت کے ارکان کا کوئی
نہ مانع شریعت کے فرمان کا کوئی
نمازین پڑھو بیخطر مسجدون مین
اذانین دھڑلے سے دو مسجدون مین

کھلی ہین سفر اور تجارت کی راہین
نہین بند صنعت کی حرفت کی راہین
جو روشن ہین تحصیل حکمت کی راہین
تو ہموار ہین کسب دولت کی راہین
نہ گھر مین غنیم اور دشمن کا کھٹکا
نہ رستون مین قزاق و رہزن کا کھٹکا

مہینون کے کٹتے ہین رستے پلون مین
گھڑون سی سوا چین ہے منزلون مین
ہر اک گوشہ گلزار ہے جنگلون مین
شب و روز ہے ایمنی قافلون مین
سفر جو کبھی تھا نمونہ سقر کا
وسیلہ ہے وہ اب سراسر ظفر کا

پہنچتی ہین ملکون سے دم دم کی خبرین
چلی آتی ہین شادی و غم کی خبرین
عیان ہین ہر اک رزم اعظم کی خبرین
کھلی ہین زمانہ پہ عالم کی خبرین
نہین واقعہ کوئی پنہان کہین کا
ہے آئینہ احوال روی زمین کا

کرو قدر اس امن و آزادگی کی
کہ ہے صاف ہر سمت راہ ترقی
ہر اک راہرو کا زمانہ ہے ساتھی
یہ ہر سو سے آواز پیہم ہے آتی
کہ دشمن کا کھٹکا نہ رہزن کا ڈر ہے
نکلجاؤ رستہ ابھی بےخطر ہے

بہت قافلے دیس سے جا رہے ہین
بہت بوجھ بار اپنے لدوا رہے ہین
بہت چل چلاؤ مین گھبرا رہے ہین
بہت سے نہ چلنے سے پچھتا رہے ہین
مگر اک تمہین ہو کہ سوتے ہو غافل
مبادا کہ غفلت مین کھوٹی ہو منزل

نہ بدخواہ سمجھو بس اب یاورون کو
لٹیرے نہ ٹھہراؤ تم رہبرون کو
دو الزام پیچھے نصیحتگرون کو
ٹٹولو ذرا پہلے اپنے گھرون کو
کہ خالی ہین یا پر ذخیرے تمہارے
بھری ہین کہ اچھے ہین تیرے تمہارے

امیرون کی تم سن چکے داستان سب
چلن ہو چکے عالمون کے بیان سب
شریفون کی حالت ہے تم پر عیان سب
بگڑنے کو تیار بیٹھے ہین یہان سب

یہ بوسیدہ گھر اب گرا کا گرا ہے
ستون مرکز ثقل سے ہٹ چکا ہے

یہ جو کچھ ہوا ایک شمہ ہے اسکا
کہ جو وقت یارون پہ ہے آنیوالا
زمانہ نے اونچے سے جسکو گرایا
وہ آخر کو مٹی مین ملکر رہے گا

نہین گرچہ کچھ قوم مین جان باقی
ابھی اور ہونا ہے پامال باقی

یہان ہر ترقی کی غایت یہی ہے
سرانجام ہر قوم و ملت یہی ہے
سدا سے زمانہ کی عادت یہی ہے
طلسم جہان کی حقیقت یہی ہے

بہت یہان ہوئے خشک چشمے ابلکر
بہت باغ چھانٹ گئے پھول پھلکر

کہان ہین وہ اہرام (۱) مصر کے بانی
کہان ہین وہ گردان زابلستانی
گئے پیشدادی کدہر اور کیانی
مٹا کر رہی سبکو دنیائے فانی

لگاؤ کہین کھوج کلدانیون کا
بتاؤ نشان کوئی ساسانیون کا

(۱) اہرام مصری مصر کے مثلث نما چھہ مینار ہین جو دریای نیل سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہین۔ انہین ہی ایک مینار دنیا کے سات عجائبات مین شمار ہوتا ہے۔ گردان زابلستان سے مراد رستم کا خاندان ہے۔ فارس کے گیارہ بادشاہ جو ہوشنگ کے اولاد مین ہوئے ہین پیشدادی کہلاتے ہین۔ چار بادشاہ یعنی کاؤس خسرو قباد اور لہراسپ کیانی کہلاتے ہین۔ کلدانی کیلڈیا یعنی بابل والے۔

وہی ایک ہے جسکو دائم بقا ہے	جہان کی وراثت اوسیکو سزا ہے
سوا اوسکے انجام سبکا فنا ہے	نہ کوئی رہیگا نہ کوئی رہا ہے

مسافر یہان ہین فقیر اور غنی سب	غلام اور آزاد ہین رفتنی سب

Meum Alhaq Saheb Aziz
عزیز سردار صاحب

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ یہہ مسدس نو آئین ماہ جون ۱۸۷۹ء مطابق شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین حسب فرمایش حضرت مصنف مدظلہ کارپردازان مطبع ہذا کی کوشش اور اہتمام سے قالب طبع مین آکر نظر افروز منتظرین ہوا